مودتِ معصومین (صلوات اللہ علیہ)

(نیو ایڈیشن اضافوں کے ساتھ)

مولف

غلامِ علی

Contact: 03453028750

Email : ghulameali110@yahoo.com

Website www.muwaddat.webs.com

facebook.com/ghulameali

انجمن تحفظ بنیادی عقاید شیعہ پاکستان رجسٹرڈ

خراج تحسین

میں خراج تحسین پیش کرتا ہوں ان تمام علما حق کو جو حق بیان کرتے ہیں اور حق کی بات کرنے سے کبھی نہیں گھبراتے۔ میں خاص طور پر خراج تحسین پیش کرتا ہوں، شہید علامہ عرفان حیدر عابدی، شہید محسن نقوی نجفی، مدافع اعظم مولانا محمد اسماعیل اور شہید علامہ فاضل علوی کو جنھوں نے بد ترین ادوار میں بھی کلمہ حق ادا کیا اور سچائی کے پرچم کو بلند رکھا۔

حیدریم قلندرم مستم

بندہ مرتضی علیؑ هستم

پیشوا تمام رندانم

که سگ کوی شیر یزدانم

جام مہر علیؑ از دستم

بعد از جام خوردم مستم

کمر اندر قلندر بستم

از دل پاک حیدری هستم

حیدریم قلندرم مستم

بندہ مرتضی علیؑ هستم

از مه عشق شاه مستم

بندہ مرتضی علیؑ هستم

من بغیر از علیؑ ندانستم

علیؑ اللّٰه از ازل گفتم

حیدریم قلندرم مستم

بندہ مرتضی علیؑ هستم

(لال شہباز قلندر)

پیش لفظ

تمام تر حمد اللّٰہ تعالیٰ کے لیے سزاوار ہیں اور درود ہو محمدؐ اور ان کی پاک آلؑ پر۔

مودت معصومینؑ ایک مختصر سی تحریر ہے جس کو فیض عام کے لیے میں کتابی صورت میں پیش کر رہا ہوں۔ یہ تحریر در اصل ایک چھوٹی سی کوشش ہے سچای بیان کرنے کی اور دین حقا کی اصلی روح سے نوجوانوں کو روشناس کرانے کی۔ کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ آج کل کے بے راہ و روی سے بھرپور پر آشوب دور میں یہ ضروری ہے کہ اپنے دین کا اصلی چھرے نوجوانوں کے سامنے لایا جاے۔ دیکھا یہ جا رہا ہے کہ پچھلے چند سالوں میں ہماری نی نسل اپنے مذہب سے بہت دور اور فقہ جعفریہ کی بنیادی عقاید کو بھلا چکی ہے۔ بیرونی طاقتوں کے اشاروں پر چلنے والے قدامت پرست مولوی نے ہمیشہ ہمارے دین کا صلی چھرہ عوام سے چھپایا اور مودت معصومینؑ کی پاک عبادت سے ہماری نوجوان نسل کو دور کیا ہے۔ مولوی نے ہماری نی نسل کے دماغوں کو اس حد تک مفلوج کر دیا ہے کہ آج کے نوجوان سچای سننے کو تیار نظر نہیں آتے۔ ہماری نی نسل نے معصومینؑ کو بھلا کر ناپاک مولویوں کو اپنا رہبر اور رہنما ماننا شروع کر دیا ہے جو ایک غلط امر ہے۔ شیعوں کے رہبر، رہنما آقا و مولا صرف معصومینؑ ہو سکتے ہیں کسی غیر معصومؑ کو اپنا رہبر و امام ماننا شرک ہے اور معصومینؑ کے حق پر ڈاکہ ڈالنے کے مترادف ہے۔ مگر افسوس مولویوں کے ہتھکنڈوں میں آکر ہماری قوم نجس انسانوں کو اپنا امام و رہبر ماننے لگی ہے۔ امام محمد باقرؑ کا ارشاد ھے کہ اللّٰہ تعالیٰ نے فرما دیا ھے کہ میں اسلام میں ھر ایسی رعیت کو عذاب میں داخل کروں گا جو کسی ایسے امام کی اطاعت میں دین سمجھے اور وہ امام منجانب خدا نہ ھو۔

اس مولوی پرست دور میں جہاں ھر طرف اپنے اپنے فتوا باز مولوی کی پرستش کی جارھی ھے وھاں چند علماے حق بھی موجود ھیں جو جو قران اور احادیث معصومینؑ

کی روشنی میں دین حق کو پورے عالم میں عام کرنا چاھتے ھیں علماے حق کی کوشش رھتی ھے کہ معصومین کے اصلی مرتبے اور مقام سے عوام کو روشناس کرایا جاے مگر افسوس ھوتا ھے یہ دیکھ کر کے جو بھی عالم سچای کی بات کرتا ھے معصومین کے اصلی مرتبے سے لوگوں کو آگاہ کرتا ھے تو اس عالم کو فتوا باز مولویوں کے پیروکار غالی، نصیری یا یہودی ایجنٹ کھ کر بدنام کرتے ھیں تا کہ نوجوان نسل علماے حق سے دور رھے اور سچای کبھی ھماری نی نسل پر ظاھر نہ ھو۔ اور یہ کوی آج کی بات نہیں ھے حق بیان کرنے والوں کے ساتھ ھمیشہ سے ھی یہ ھوتا آیا ھے۔

حضرت سلمان فارسی جب مدینے کی گلیوں سے گزرا کرتے تھے تو منافقین انہیں دیکھ کر آوازیں کستے پتھر مارتے اور یہ کھتے کہ دیکھو وہ جارھا ھے جو علی کو اللّٰہ کہتا اور مانتا ھے (حوالہ: کتاب بحر المعارف)

مگر آفرین ھے ان علما کو جو تمام تر مشکل حالات اور الزامات کے باوجود آج بھی دین حق کا پرچار کر رھے ھیں اور اس کوشش میں مصروف ھیں کہ مقام معصومین کا شعور عوام میں بیدار کیا جاسکے۔ اور معصومین کو صرف مانا نہ جاے بلکہ ویسے مانا جاے جیسے ماننے کا حق بنتا ھے۔ کیونکہ معصومین کو مانتے تو سب ھیں وہ معصوم ھی نہیں ھوتا جسے کوی نا مانے معصوم تو ھوتا وھی ھے جو خود کو منوالے یہ الگ بات ھے کہ کوی ھم ملنگوں کی طرح ھر وقت یا علی یا علی کرتا رھتا اور کوی مسلوں کو حل کرنے کے لیے اور ھلاکت سے بچنے کے لیے علیؑ کو یاد کرتا ھے۔ مگر حق پر وھی رھتا ھے جو مسلمان کی طرح معصومین کو نہ مانے بلکہ سلمانؑ کی طرح مانے۔ کیونکہ مسلمان تو بہت ھیں مگر کوی بھی سلمان کی طرح ایمان کے بلند ترین درجات پر فایز نہیں ھے۔

مولاؑ ھر مومن کو مسلمان نہیں بلکہ سلمان دیکھنا چاھتے ھیں۔

جو خود کو عشق معصومینؑ میں فنا کرلے اسے سلمانؑ کھتے ھیں۔

اور جو معصومین کے اقوال کے خلاف جاے اور مولوی کے فتووں کو حجت مانے اسے مقصر اور منکر کہتے ھیں۔

امید ھے کہ میری یہ مختصر سی تحریر بارگاہ محمدؐ و آل محمدؑ میں شرف قبولیت حاصل کرے گی اور نوجوانوں کے لیے مشعل راہ ثابت ھوگی ۔ میں نے علماے حق کی راہ پر چلتے ھوے حق بیان کرنے کی ایک عدنی سی کوشش کی ھے جو بہت سے منکروں کو بہت کڑوی اور بری بھی لگے گی مگر علیؑ والے کبھی کسی منکر، مقصر اور منافق کی فکر نہیں کرتے اور حق بیان کرنے کو اپنا اولین فریضہ سمجھتے ھیں۔ میں یہ بھی جانتا ھوں کے حق بیان کرتے ھوے مجھے بھی غالی ،نصیری یا یھودی ایجنٹ جیسے الزامات کا سامنا کرنا پڑ سکتا ھے مگر میں کسی سے نہیں گھبراتا۔

نوجوانوں کی آگاھی کے لیے اس کتاب کو بہت مختصر اور آسان فہم زبان میں رکھا جا رہا ھے۔ کیونکہ آج کے مصروف دور میں ضخیم کتب کا مطالعہ بہت مشکل ھے۔

میں دین کی تجارت پر یقین نہیں رکھتا اس لیے اس کتاب کا کوی ھدیہ وصول نہیں کیا جارھا۔ اگر میری اس کوشش کو پسند کیا گیا تو آگے بھی ایسی اور کاوشوں کے ساتھ حاضر ھوتا رھوں گا۔

ناشر تبرا

غلامِ علی

CONTACT EMAIL GHULAMEALI110@YAHOO.COM

WEBSITE www.muwaddat.webs.com

facebook.com/ghulameali

cell 03453028750

مولا امام حسن عسکریؑ نے فرمایا: مولا علیؑ کے فضایل لامحدود ہیں اور جو ان کو محدود کرنے کی کوشش کرتا ہے وہ کافر سے بدتر ہے۔

تعریف اللہ

جب سے دنیا بنی ھے اور انسان خلق ھوا ھے تب ھی سے انسان اللّٰہ (اپنے خالق) کی تلاش میں سر گردان ھے۔ انسان جس جس چیز سے متاثر ھوتا رھا اس کو اپنا رب تسلیم کرتا رھا۔ کبھی پہاڑوں کی ھیبت کو دیکھ کر پہاڑوں کو اپنا رب ماننے لگا۔ کبھی درختوں کی بلندی کو دیکھ کر یہ سمجھ بیٹھا کہ یہ اس کے خدا ھیں۔ کبھی آتش کی تندی کو دیکھ کر سمجھا یہ پروردگار ھے، کبھی سورج کی روشنی کو دیکھ کر انسان کو گمان ھوا کہ شاید یہ خداوند ھے۔ کبھی دریاوں کی روانی سے متاثر ھو کر انسان دریاوں کو خدا ماننے لگا۔ یعنی نتیجہ یہ نکلا کہ انسان جس جس چیز سے متاثر ھوتا ھے اس کو خدا سمجھنے لگتا ھے۔ مگر سوال یہ پیدا ھوتا ھے کہ خدا کی حقیقت کیا ھے؟
آج کا انسان یہ سمجھتا ھے کہ زمینوں اور آسمانوں کے انسانوں اور جانوروں کے خالق کو اللّٰہ کہتے ھیں یا مارنے اور زندہ کرنے والے کو اللّٰہ کہتے ھیں یا کایناتوں کے خالق کو اللّٰہ کہتے ھیں۔ مگر حقیقت یہ ھے کہ اللّٰہ کی مخلوقِ اول محمدؐ و آل محمدؐ ھیں اور ان کے بعد تمام تخلیقات کے رب محمدؐ و آل محمدؐ ھیں۔ (اس امر کو جاننے کے لیے مطالعہ کریں مولاۓ کاینات کے خطبۃ البیان کا جو آگے صفحات پر موجود ھے۔)
مولا علیؑ فرماتے ھیں ھم (محمد و آل محمدﷺ) اللّٰہ کے بناۓ ھوۓ ھیں اور ھمارے بعد ساری کاینات ھم نے بنای ھے۔
مولاؑ کہ اس قول سے یہ ثابت ھوا کہ جو جو زمین و آسمان بناۓ یا زندہ کو مردہ اور مردوں کو زندہ کردے وہ اللّٰہ نہیں ھوتا بلکہ جو معصومینؑ کو بالکل اپنے جیسا خلق کر دے وہ اللّٰہ ھوتا ھے اور جو ایک اشارے میں کاینات کو وجود میں لے آۓ وہ معصومؑ ھوتا ھے۔ یہ ھے تعریف اللّٰہ کی۔ مولا علیؑ فرماتے ھیں جب سے کاینات بنی ھے کاینات کا زرہ زرہ میرا زکر کرتا ھے پرندے اپنی چہچہاٹ میں میرا زکر کرتے ھیں جنگلی جانور اپنی چنگھاڑ

میں میراذکر کرتے ھیں جھرنے اپنی روانی میں میراذکر کرتے ھیں درختوں کے پتے اپنی سن سناھٹ میں میرا ذکر کرتے ھیں، فصلیں جب لہلاتی ھیں تب میراذکر کرتی ھیں، جب بادل گرجتے ھیں تو میراذکر کرتے ھیں جب آسمان پانی برساتا ھے تو میراذکر کرتا ھے مختصر یہ کہ ساری کاینات جب سے بنی ھے میراذکر کرتی ھے اور صرف میں ھوں جو اللّٰہ کا ذکر کرتا ھوں۔ یعنی اللّٰہ کی تعریف کیا ھے اللّٰہ کا ذکر کیا ھے یہ صرف معصومؑ ھی جان سکتا ھے۔

اللّٰہ فرماتا ھے میں ایک چھپا ھوا خزانہ تھا میں نے چاھا کہ میں پہچانا جاوں اس لیے میں نے محمد و آل محمد ﷺ کو بھیجا۔

یعنی اللّٰہ نے چاھا کہ وہ پہچانا جاے تو اس نے اپنی تمام تر صفتوں کے ساتھ پنجتنؑ پاک کی شکل میں ظہور کیا۔ یا یہ بھی بول سکتے ھیں کہ اللّٰہ بکھر جاے تو پنجتنؑ پینجتنؑ سمٹ جایں تو اللّٰہ کہلاتے ھیں۔

اللّٰہ در اصل ایک اسم ھے اور اسم کہ لیے جسم کا ھونا ضروری ھے۔ اللّٰہ کہ صفات موجود ھیں اللّٰہ کے اسم موجود ھیں مگر اسم اور صفات کے لیے جسم کا ھونا ضروری ھے جیسے۔ خوشبو کے لیے پھول کا ھونا ضروری ھے، عقل کے لیے دماغ کا ھونا ضروری ھے، نگاہ کے لیے آنکھ کا ھونا ضروری ھے اسی طرح اللّٰہ کی صفات کا مشاھدہ بھی ضروری ھے اگر اللّٰہ کریم ھے تو اس کا مشاھدہ کہاں کیا جاے؟ اگر اللّٰہ علیم ھے تو اس کا مشاھدہ کہاں کیا جاے؟ اللّٰہ اگر رحمن ھے تو اس کا مشاھدہ کہاں کیا جاے؟ اللّٰہ نے چاھا کہ اس کی تمام صفتوں کا مشاھدہ ھو اس لیے اس نے محمد و آل محمد ﷺ کی شکل میں ظہور کیا۔

مولا امام نقیؑ نے فرمایا: جولوگ ہمارے (محمدؐ وآل محمدؐ کے) فضایل سے انکار کرتے ہیں یا ہماری فضیلت پر شک کرتے ہیں وہ قوم شیاطین میں سے ہیں۔

حرمت معصومینؑ

۱۴۰۰ سال سے مسلمان مولوی معصومینؑ کو اپنے جیسی مخلوق ثابت کرنے پر تلا ہوا ھے ۔ ھر طبقه فکر کا مسلمان مولوی معصومینؑ کو اپنے جیسا بشر ثابت کرنے کی خاطر ۱۴۰۰ سال سے معصومینؑ کی شان میں گستاخیوں کے بد ترین فعل میں مصروف ھے ۔
اھلسنت کا مولوی رسول ﷺ کو اپنے جیسا یا (نعوزو باللّٰه) اپنے سے کمتر ثابت کرنا چاھتا ھے اور شیعه مولوی باقی معصومینؑ کو اپنے جیسا یا (نعوزو باللّٰه) اپنے سے کمتر ثابت کرنے کی تگ و دو میں مصروف ھے ۔
نبی ﷺ کی سنتوں پر عمل کرنے کا دعویدار طبقه فکر کہتا ھے (نعوز باللّٰه) رسول ﷺ ان پڑھ تھے ۔ کبھی یه طبقه رسول ﷺ کی شان اقدس میں گستاخی کی حدیں پار کرتا ھوا جبرایل جیسے ھیچ فرشتے سے نبی ﷺ کے دل کا (نعوزو باللّٰه) آپریشن کراتا ھے اور کبھی مقصری کی تمام انتہاوں کو پہنچتا ھوا اپنی خود ساخته تاریخی اور روایتی کتب سے (نعوزو باللّٰه) نبی ﷺ کی ذات پر تہمات لگاتا ھے ،کبھی تو مولوی اتنا گر جاتا ھے که نبی ﷺ کو اپنے خود ساخته صحابه سے بھی کمتر ثابت کرنے کی مذموم کوشش کرتا ھے
دوسری طرف ھمارا مکتب فکر ھے جو معصومینؑ سے محبت کا سب سے بڑا دعویدار ھے اس طبقه فکر کے مولوی نے بھی معصومینؑ کی شان میں گستاخی میں کوی کسر نہیں چھوڑی۔ ھمارے چند علماے سو ایسے ھیں جو فتوے جاری کرتے ھیں که (نعوذ باللّٰه) نماز میں مولا علیؑ کی ولایت کی گواھی دینے سے نماز باطل ھو جاتی ھے ۔(استغفر اللّٰه جس علیؑ کی ولایت که اقرار که بغیر نبیوںؑ کی نبوتیں مکمل نہیں ھوتیں اس علیؑ کی ولایت که اقرار سے (نعوذ باللّٰه) ھمارے دو ٹکے که مولوی کی نماز باطل ھو جاے گی)
کبھی ھمارے علماے سو اپنے نفس کی تسکین کے لیے معصومینؑ کی شان میں گستاخی میں اس حد تک آگے نکل جاتے ھیں که معصومینؑ جیسی پاك ھستیوں کو متعه جیسے

بدنام فعل سے منسوب کرتے ھیں۔ مختصر یہ کہ مولوی کی ھر دور میں یہ کوشش رھی کہ محمد و آل محمدؑ کی شان میں مقصری اور گستاخی کی جاے اور کسی بھی ھیلے اور بھانے سے یہ ثابت کر دیا جاے کہ محمد و آل محمدؑ ھم جیسے یا (نعوذ باللّٰہ) ھم سے کمتر انسان ھوتے ھیں۔ اور جو افراد محمد و آل محمدؑ کا سچے دل سے عقیدت و احترام کرتے ھیں اور محمد و آل محمدؑ کو ویسے مانتے ھیں جیسا ماننا چاھیے ان افراد کو یہ لوگ غالی یا نصیری کے القابات سے نوازتے ھیں۔

مقصر مولوی اپنے آپ کو معصومینؑ جیسا ثابت کرنے کے اوپر اس قدر باضد ھیں کہ اپنے جیسے ناپاك اور نجس مولویوں کو امام کا خطاب بھی دے ڈالا۔ جاننا چاھیے کے لفظ امام کو غیر معصومؑ کے لیے استعمال کرنا جہنم حاصل کرنا ھے۔ امام حسن عسکریؑ کا فرمان ھے کہ ایک دور ایسا آے گا جب ھمارے شیعوں کا ایک طبقہ ۱۳ یا ۱۴ اماموں کو ماننا شروع کردے گا۔ سچے مومنین کے لیے ضروری ھے کہ ایسے افراد جو کسی غیر معصومؑ کو امام کہتے ھیں نہ ان کی خوشی میں شریک ھوں نہ غم میں اور ایسے بد عقیدہ لوگوں سے قطع تعلق کر لیں۔(بحار الانوار)

امام محمد باقرؑ کا ارشاد ھے کہ اللّٰہ تعالی نے فرما دیا ھے کہ میں اسلام میں ھر ایسی رعیت کو عذاب میں داخل کروں گا جو کسی ایسے امام کی اطاعت میں دین سمجھے اور وہ امام منجانب خدا نہ ھو۔

امام جعفر صادقؑ فرماتے ھیں شرك عظیم ترین گناہ ھے۔ جب کسی نے امامؑ سے شرك کی تعریف پوچھی اور یہ جاننا چاھا کے شرك کیا ھے تو مولا صادقؑ نے فرمایا ھمارے فضایل اور مناقب و مرتبے پر شک کرنے اور ھمارے فضایل کو نامانننے کو شرك کہتے ھیں۔ ھمار ے فضایل مناقب اور مرتبے پر شک کرنے والا مشرك ھے۔

رسول اللّٰہ ﷺ نے فرمایا اللّٰہ اس شخص سے اتنا ناراض نہیں ھوتا جو کوی اس کی خدای

میں کسی کو شریک کرے بلکہ سب سے زیادہ اس شخص سے ناراض ہوتا ہے جو علیؑ کی ولایت کا انکار کرے۔

اللّٰہ کی لعنت ہو ہر اس شخص ہر اس مولوی پر جو معصومینؑ کی شان میں گستاخیاں اور مقصریاں کرتا ہے ، اللّٰہ کی لعنت ہو ہر اس شخص پر جو کہتا ہے کہ علیؑ کی ولایت کے اقرار سے اس کی نماز باطل ہوجاتی ہے۔ اللّٰہ کی لعنت ہو ہر اس مولوی پر جو خود کو امام کہلوائے ۔اللّٰہ کی لعنت ہو ہر اس شخص پر جو غیر معصومؑ کو اپنا امام مانے، اللّٰہ کی لعنت ہو ہر مقصر ، منکر اور منافق پر۔

آج ہماری ملت کی بے راہ و روی کی وجہ معصومینؑ کی شان میں کی جانے والی مقصریاں اور گستاخیاں ہیں ورنہ رسول اللّٰہ ﷺ کا فرمان ہے کہ اے علیؑ تمہارے اور تمہارے شیعوں کے لیے کامیابی ہے۔

اگر ہماری ملت آج کامیابی سے دور ہے تو اس کی واحد وجہ حرمت معصومینؑ نہ کرنا ہے۔ اصلی شیعہ تو ہے ہی وہ جو کبھی معصومینؑ کے فضایل میں شک نہ کرے اور معصومینؑ کی بے حرمتی برداشت نہ کرے۔ اللّٰہ ہم سب کو علیؑ کا سچے شیعوں میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور ہماری قوم کو منکر و مقصر مولویں کے شر سے نجات دلائے ۔آمین

اے مولوی!

کیوں دشمنی ہے تمھیں علیؑ و حسینؑ سے

فرصت ملے تو پوچھ کبھی والدین سے

مولا امام موسیٰ کاظمؑ نے فرمایا: ہم (محمدؐ و آل محمدؑ) بشر نہیں ہیں نہ ہمارا بشری تقاضوں سے کوئی تعلق ہے۔ جو ہم کو اپنے جیسا انسان سمجھتا ہے وہ بد بخت ہے۔

شانِ معصومینؑ

محمدؐ و آلِ محمدؑ کی شان لا محدود ھے اس کا بیان ناقص عقول کے بس کی بات نہیں۔ ھم سب صرف اپنی اپنی سوچ کی بلندی کے مطابق فضایل و مناقب معصومینؑ بیان کر پاتے ھیں۔ مگر ھماری سوچوں کی بلند پروازیاں مقام معصومینؑ کا احاطہ نہیں کر سکتیں۔ یہ بس میری ایک چھوٹی سی کوشش ھے اقوال معصومینؑ کی روشنی میں حرمت معصومینؑ بیان کرنے کی۔

ھمارے یہاں کچھ افراد کی سوچ ھے کہ معصومینؑ بشر ھوتے ھیں اور کچھ کا خیال ھے کہ معصومینؑ نور ھوتے ھیں۔ در اصل یہ دونوں ھی طبقات۔ فکر غلطی پر ھیں مولا علیؑ فرماتے ھیں کہ اللّٰہ نے ھم محمد و آلِ محمدؑ کو خلق کیا اور ھمارے بعد ھر تخلیق کو ھم نے خلق کیا ھے اور نور بھی ایک تخلیق ھی تو ھے۔ در اصل معصومینؑ نور نہیں ھیں بلکہ انوار کے خالق ھیں۔

محمدو آلِ محمدؑ اللّٰہ کا ظھور ھیں اور ظھور کا مخلوق سے کوی تعلق نہیں ھوتا۔ یعنی محمد و آلِ محمد ﷺ کا ظھور ھوا کرتا ھے پیدایش نہیں۔ معصومینؑ کا بشری تقاضوں سے کوی تعلق نہیں ھوا کرتا۔ کیونکہ معصومینؑ بشر اور بشریت کے خالق ھیں خود بشر نہیں ھیں۔

امام جعفر صادقؑ فرماتے ھیں جو شخص معصومینؑ کی ولایت سے منسلک ھو جاتا ھے وہ نور میں چلتا پھرتا ھے۔ یعنی در اصل نور تو سلمان فارسی، مالک اشتر، ابوذر، بی بی فضا، یاسر عمار، قمبر اور مغداد جیسے عشاق معصومینؑ ھیں جو دل کی پاکیزگی کے ساتھ ولایت۔ معصومینؑ سے منسلک ھو گے۔

ھم جیسے کم علموں کی اتنی اوقات تو نہیں ھے کہ ھم جان پایں کہ معصومینؑ کہ اصلی

اور حقیقی فضایل اور شان کیا ھے۔ ھم تو صرف اتنے فضایل بیان کر سکتے ھیں جتنے خود معصومین ؑ نے یا اولیاو قلندر نے ان کے بارے میں بیان کر دیے ھیں۔ اب ھم ان فضایل پر روشنی ڈالتے ھیں جو معصومین ؑ نے خود اپنے بارے میں بیان کیے ھیں۔

امام جعفر صادق ؑ نے معصومین ؑ کی تعریف بیان کرتے ھوے فرمایا جب ھم ارادہ کرتے تو اللّٰہ ارادہ کرتا ھے۔ اللّٰہ کی مرضی محمدو آل محمد ؑ کی مرضی سے مشروظ ھے۔ آگے امام ؑ مزید فرماتے ھیں ھم اللّٰہ کی معشیت ھیں ۔(حوالہ بحار الانوار)

مولا صادق ؑ کے فرمان کی روشنی میں ثابت ھوا کے دنیا میں کوی عمل انجام نہیں پاتا جب تک اس میں مرضی محمدؐ و آل محمدؐ شامل نہ ھو کیونکہ جب یہ معصومین ؑ ارادہ کرتے ھیں تو اس ارادے کے نتیجے میں اللّٰہ ارادہ کرتا ھے۔

امام جعفر صادق ؑ فرماتے ھیں تمام آسمانوں اور زمینوں کا تمام جنتوں اور دوزخوں کا علم رکھتا ھوں اور جو کچھ ھو چکا اور جو ھونے والا ھے سب کا جاننے والا ھوں ۔(حوالہ : بحار الانوار)

امام جعفر صادق ؑ ھی کا ایک اور فرمان ھے کہ ھمارے (محمدو آل محمد ؑ) اور اللّٰہ کے ساتھ ایسے حالات بھی ھوے ھیں جس میں ھم وہ ھوتے ھیں اور وہ ھم ھوتا ھے ۔(حوالہ : الرسالۃ علمیہ)

مولا علیؑ فرماتے ھیں کہ آدم کو میں نے اپنے دونوں ھاتھوں سے خلق کیا ۔(حوالہ : بحر المعارف)

مولا علی ؑ کا ایک اور فرمان ھے کے اللّٰہ نے ھمیں(۱۴ معصومین ؑ کو) بلکل ویسا خلق کیا جیسا وہ خود تھا ۔(یعنی جو اللّٰہ کا مقام وھی ان ۱۴ معصومین ؑ کا مقام)

مولا علی ؑ اپنے مشھور خطبۃ البیان مین فرماتے ھیں میں وہ ھوں جس کے پاس غیب کی کنجیاں ھین میں ھر چیز کا علم رکھتا ھوں ، میں وہ ھوں جس کے پاس سلیمان کی انگوٹھی ھے (یعنی تمام جن اور انس اور تمام خلایق پر متصرف ھوں) میں لوح محفوظ

ہوں ،میں جنب اللہ ہوں اور قلب۔خدا ہوں، میں لوگوں کی آنکھوں اور قلوب کو پھیرنے والا ہوں۔ ان کی باز گشت میری طرف اور ان کا حساب ہمارے زمہ ہے۔ میں وہ ہوں جس کے پاس گزشتہ اور آیندہ کا علم ہے۔ آدم کا ساتھی میں ہوں نوح کا مدد گار میں ہوں اور میں ہی ابراھیم کا مونس ہوں۔ بادلوں کو پیدا کرنے والا میں ہوں ۔ درختوں پر پتے پیدا کرنے والا میں ہوں۔ پھلوں کو لگانے والا میں چشموں کو جاری کرنے والا میں ہوں، زمینوں کو بچھانے والا میں ہوں، حق اور باطل میں فرق کرنے والا میں ہوں۔ جنت جھنم کا تقسیم کرنے والا میں ہوں ،میں علم الٰہی کا خزانچی ہوں۔ میں صاحب روز قیامت ہوں۔ مجھ کو جھٹلانے والے پر جھنم ہے۔ میں خدا کا اسماے حسنہ ہوں۔ میں دنیا کے محلوں کو منہدم کرنے والا ہوں ،میں مومنین کو قبروں سے نکالنے والا ہوں ۔ میں ہی تکالیف میں مبتلا ایوب کا رفیق اور شفا عطا کرنے والا ہوں، میں وہ ہوں جس کی وجہ سے ابراھیم سلامت رھے اور انہوں نے میری بزرگی کا اقرار کیا۔ میں وہ ہوں جس نے تمام نبیوں کو مبعوث کیا ، میں تمام عالمین کا پیدا کرنے والا ہوں۔ میں وہ ہوں جس نے آسمانوں کو دعوت دی انہوں نے میرا حکم قبول کیا اور وہ وجود میں آگے۔ میں سورج کو روشنی دینے والا اور صبح کو طلوع کرنے والا ہوں۔ میں ستاروں کو پیدا کرنے والا ہوں ۔ میں قیامت کو بر پا کروں گا ، میں مومنین کی نماز ، زکوۃ،حج اور جھاد ہوں۔ میں نشر اول اور آخر کا مالک ہوں۔ میں جنت کا مالک ہوں۔ میں ماوں کے رحموں میں صورتوں کو بنانے والا ہوں۔ میں صاحب کوہ طور ہوں ہوں میں ہی کتاب مستور ہوں۔ میں وہ ہوں جس کے ہاتھ میں جنت اور جھنم کی کنجیاں ہیں۔ میں زندہ کرتا ہوں مارتا ہوں پیدا کرتا ہوں اور رزق دیتا ہوں ۔ میں اسم اعظم ہوں۔ میں مشرق سے مغرب تک خلایق کے اعمال کو دیکھتا ہوں اور ان کی کوی چیز مجھ سے پوشیدہ نہیں ہے۔ میں کعبہ اور بیت الحرام ہوں۔ میں ہوں محمد مصطفیﷺ میں ہی ہوں علی مرتضیٰؑ اور میں ہی غفور و رحیم ہوں۔

(یہ خطبے کی صرف چند سطریں ہیں مکمل خطبہ مستند اسلامی کتب نہج الاسرار اور بحر المعارف میں موجود ہے)

مولاے دو جہاں اپنی ایک اور حدیث جسے حدیث طارق کا نام دیا جاتا ہے میں امامؑ اور امامت کی تعریف میں فرماتے ہیں کہ امامؑ کلمة اللّٰہ، حجۃ اللّٰہ، وجہ اللّٰہ نور اللّٰہ، حجاب اللّٰہ اور آیت اللّٰہ ہوتا ہے۔ اس کو خدا منتخب کرتا ہے اور تمام مخلوق پر اس کی اطاعت واجب کرتا ہے۔ امامؑ آسمانوں اور زمین پر اس کا ولی ہوتا ہے۔ خدانے اس بات پر اپنے تمام بندوں سے عہد لیا ہے پس جس نے اس پر سبقت کی اس نے خدائے عرش سے کفر کیا۔ امامؑ جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے۔ بس امام ہی صدق اور عدل ہے امامؑ کے لیے زمین سے آسمان تک ایک نور کا ستون نصب کیا جاتا ہے جس میں وہ بندوں کے اعمال دیکھتا ہے۔ امامؑ لباس ہیبت و جلال میں ملبوس رہتا ہے اور ہر بندے کے دل کا حال جانتا ہے۔ اور غیب پر مطلع رہتا ہے امامؑ متصرف الاطلاق ہوتا ہے۔ وہ مشرق تا مغرب تمام اشیا کو دیکھتا ہے عالم ملک اور ملکوت کی کوی شے اس سے پوشیدہ نہیں ہے۔ امامؑ کو اللّٰہ نے اپنی وحی کے لیے منتخب کیا اور امور غیب کے لیے پسند کیا۔ امامؑ کی ولایت سبب نجات ہے اس کی اطاعت زندگی میں فرض گردانی گی ہے اور مرنے کے بعد وہی توشہ آخرت ہے۔ صرف امامؑ ہی راس اسلام اور کمال ایمان اور معرفت حدود و احکام اور حلال و حرام کا بیان کرنے ولا ہے۔ امامت وہ مرتبہ ہے جس پر سوائے اس کے جس کو اللّٰہ منتخب کرے اور سب پر مقدم و حاکم و والی بنائے کسی کو حاصل نہیں ہوسکتا۔ امامؑ وہ ہے جو انوار کے ساتھ بندگان خدا پر طلوع ہوتا ہے پس وہ ایسی شے نہیں جس کو ھاتھ اور آنکھ پاسکے۔ امامؑ (ضلالت کی تاریکیوں میں) درخشاں چراغ ہے وہی صراط الٰہی ہے جس کے راستے واضح ہیں اور وہ دلیل و رہنما ہے۔ امامؑ کا ظاہر ایک ایسا امر ہے جس پر کوی محیط نہیں ہوسکتا اس کا باطن ایسا غیب ہے جس کا کوی ادراک نہیں کرسکتا۔ اس امر میں عقول حیران اور افہام سرگشتہ ہیں۔ یہ وہ مرتبہ ہے جس کے سامنے بڑے بڑے لوگ حقیر ہیں۔ امامت کے ادراک سے علما قاصر، شعرا ماندے، بلغا و خطبا گونگے بہرے، فصحا عاجز اور زمین و آسمان شان امامؑ میں ایک

وصف بیان کرنے سے بھی قاصر ھیں۔ آل محمدؑ کا مقام اس سے برتر ھے کہ کوی وصف کنندہ اس کی توصیف کرسکے اور اس کی تعریف لکھ سکے۔ اور تمام عالم میں کسی کو بھی ان کے ساتھ قیاس کرسکے۔ امامؑ نور اول اور کلمہ علیا و اسماے نورانی اور وحدانیت کبری ھیں۔ جو لوگ گمان کرتے ھیں کہ امامت آل محمدؑ کے علاوہ کھیں اور بھی پای جاتی ھے وہ جھوٹے ھیں۔ امامؑ صرف وہ ھوتا ھے جو گناھوں سے پاك ھو غیب پر علم رکھتا ھو اور اللّٰہ کا منتخب کردہ ھو۔ اور وہ شیاطین کی جماعت میں سے ھیں جو کسے منجانب خدا کے سوا کسی اور کو امامؑ مانیں۔ امامؑ کی اطاعت قیامت تک فرض کی گئ ھے خدا امامؑ کے قلب میں اپنے اسرار رکھتا ھے اور خدا امامؑ میں اپنی زبان کو گویا کرتا ھے۔ امامؑ معصوم موفق من اللّٰہ ھوتا ھے۔تمام انبیاؑ کا علم ان کے علم کے مقابلے میں اور تمام اوصیا کا راز ان کے راز کے مقابل اور تمام اولیا کی عزت ان کی عزت کے مقابل ایسی ھی ھے جیسے سمندر کے مقابل قطرہ اور صحرا کے مقابل ایک زرہ۔ امامؑ کے نزدیک زمین و آسمان ان کے ھاتھ کی ھتیلی کی مانند ھیں۔خدا کی جس صورت ھاتھ اور پہلو کا ذکر قران میں ھے پس ان سب سے مراد یہی ولی ھیں کیونکہ امامؑ ھی جنب اللّٰہ ،وجہہ اللّٰہ، حق اللّٰہ، علم اللّٰہ ،عین اللّٰہ اور ید اللّٰہ ھیں گویا کہ ان کا ظاھر صفات ظاھرہ کا باطن اور ان کا باطن باطنی صفات کا ظاھر ھے۔پس وہ باطن کا ظاھر اور ظاھر کا باطن ھیں۔امامؑ ھی خداے واحد اور احد کے راز ھیں پس ان کے ساتھ کسی مخلوق کو قیاس نہیں کیا جا سکتا۔ انہی اماموں کے نام سے پرندے تسبیح کرتے ھیں اور مچھلیاں سمندر میں ان کے حقیقی شیعوں کے لیے استغفار کرتی ھیں۔ عرش قایم نہ ھوا جب تک اس پر لا الہ الا اللّٰہ محمدؐ رسول اللّٰہ علیؑ ولی اللّٰہ نہ لکھ دیا گیا۔(حوالہ: مشارق الانوار)

مولا علیؑ کی حدیث طارق کا مطالعہ کرنے کے بعد اس امر کا ادراك ھوتا ھے کہ امامت کی کتنی اھمیت اور منزلت ھے۔ اور امامؑ کا اسم و لقب صرف اسی کو حاصل ھوتا ھے جو منجانب خدا ھو معصوم ھو آل محمدؑ ھو غیب پر دسترس رکھتا ھو اور تمام تر بشری تقاضوں اور گناھوں سے پاك ھو۔ کوی غیر معصومؑ امامؑ کہلوانے کا ھر گز حقدار نہیں ھے

اور جو کوی بھی کسی غیر معصوم کو امام کہے وہ شیاطین کے گروہ سے ہے۔
مولاؑ اپنے ایک اور خطبے میں اپنی حقیقی شان بیان کرتے ہوے فرماتے ہیں مولاؑ علی
خطبہ افتخاریہ میں اپنی شان بیان کرتے ہوے فرماتے ہیں کے میں برادر رسولؐ اور ان کے
علم کا وارث ان کی حکمت کا معدن اور ان کا راز دار ہوں ایک ایک حرف جو خدا نے
اپنی کتاب میں نازل فرمایا ہے وہ سب مجھ کو پہنچ گیا ہے۔ گزشتہ کا اور قیامت تک
جو بھی ہونے والا ہے میں سب کا علم رکھتا ہوں۔ یوم قیامت میں ہی تمام بنی آدم پر
مقدم رہوں گا اور تمام مخلوق کا حساب لوں گا اور ان کو درجات میں جگہ دوں گا میں
ہی اہل نار کو عذاب دوں گا۔ مجھے زمین پر بار بار آنا ہے اور رجعت کے بعد آنا ہے جس
نے ہماری تردید کی اس نے خداے قدیم کی بات رد کی میں صاحب دعوات ہوں۔ میں ہی
خدا کے وجود کی دلیل کا مالک ہوں۔ میں عجیب عجیب آیات والا ہوں میں تمام
مخلوقات کے اسرار کا عالم ہوں۔ میں ہی فرشتوں کو ان کے مراتب پر مقرر کرتا ہوں۔
میں نے ہی روز ازل ارواح سے عہد لیا تھا میں ہی صاحب لواے حمد ہوں میں
بار بار بخششیں کرنے والا ہوں اگر میں اپنے تمام امور سے تمھیں مطلع کردوں تو تم
میرا انکار کرنے لگو گے اور برداشت نہ کرسکو گے۔ میں جابرین کو قتل کرنے والا اور دنیا
و آخرت کا ذخیرہ ہوں۔ میں ہی جبرایل کا صاحب و سردار ہوں اور میکایل سے کام کا
مطالبہ کرنے ولا ہوں۔ میں ہی جامع احکام ہوں۔ میں ہی صدیق اکبر اور میں ہی فاروق
اعظم ہوں۔ میں ہی باب یقین ،امیر المومنین ،صاحب خضر اور صاحب ید بیضا ہوں
میں صاحب قصر بیضا اور جوش کنندہ جہنم کا مالک ہوں۔ میں وحی ہی کی وجہ سے
بات کرتا ہوں میں ستاروں کا مالک ہوں۔ میں ہی وہ غایب ہوں جس کا امر عظیم کے
لیے انتظار کیا جاتا ہے میں ہی عطا کرنے والا اور میں ہی خرچ کرنے والا ہوں۔ میں ہی
دلوں پر قابو رکھنے والا ہوں میں ہی اپنی توصیف کرنے والا ہوں۔ میں خضر ور ھارون
کا صاحب ہوں میں موسی اور یوشع بن نون کا صاحب ہوں میں جنت کا مالک ہوں
میں ہی زلزلوں کا اور زمینیات کو اندر دھنسا دینے کا مختار ہوں۔ میں امام الابرار ہوں

میں ھی بیت معمور اور سقف مرفوع اور بحر مسجود ھوں۔ میں ھی باطن حرم ھوں میں تمام امتوں کا سہارا ھوں۔ میں ھی اسم اعظم کا حامل ھوں ۔ اگر میں نے کلام خدا اور قول رسولؐ نہ سنا ھوتا تو تم سب کو اپنی تلوار سے قتل کر دیتا اور آخر تک فنا کر دیتا۔ میں حقیقت ماہ رمضان اور شب قدر کا راز ھوں میں ھی ام الکتاب اور میں ھی فصل خطاب ھوں۔ میں ھی فاتحہ ھوں۔ میں ھی سفر و حضر میں صاحب نماز ھوں بلکہ میں ھی صوم و صلواۃ روز و شب اور ماہ و سال ھوں۔ میں ھی صاحب حشر و نشر ھوں میں ھی امت محمدی کا بوجھ ھلکا کرنے والا ھوں۔ میں ھی رسول اللّٰہ کے ساتھ آسمانوں سے گزرنے والا ھوں میں ھی قاب قوسین ھوں ۔ میں ھی آسمان و زمین کا مالک ھوں میں ھی مایوسیوں میں فریاد رس ھوں ۔ میں ھی آفتاب و زمین سے کلام کرنے والا ھوں۔ میں باب سجود ھوں میں ھی عابد و معبود اور شاھد و مشہود ھوں۔ !!!!! (حوالہ: مشارق الانوار، کوکب دری قدیم)بیشک مولاؑ ئے دو جہاں کے فضایل لا محدود ھیں اور ھم جیسے کم علموں کے لیے اپنے مولاؑ کے فضایل کا ادراك کرنا یا ان کا احاطہ کرنا ناممکن ھے ۔ یہ وہ ربانی راز ھیں جن سے صَرف معصومینؑ ھی با خبر ھیں۔ معصومؑ کبھی انسانی عقلوں کی سمجھ میں نہیں آسکتا کینکہ جو انسانی عقلوں کی سمجھ میں آجاے وہ معصومؑ نہیں کہلاتا معصومؑ تو ھوتا ھی وہ ھے جو کسی انسان کی سمجھ میں نہیں آسکتا انسانی محدود عقل حقیقت معصومؑ سمجھنے سے قاصر ھے۔

اگر مولاؑ کے ان خطبات کو پڑھ کر یہ بولا جاے کے صرف یہ ھی مولاؑ کے فضایل ھیں تو یہ بھی صحیح نہیں ھوگا۔ کیونکہ مولا علیؑ نہج البلاغہ میں فرماتے ھیں اگر اللّٰہ نے ھمیں اپنی تعاریف سے روکا نہ ھوتا تو اپنے اتنے فضایل بیان کرتا کے سماعتیں بھری ھو جاتیں یہ ھماری قدیمی عزت کا تقاضا ھے ھمارے فضل و کرم کی عادت کا تقاضا ھے کہ ھم نے تم جیسوں سے رشتے بناے ورنہ تم اس قابل کہاں؟ ھم (معصومینؑ) اللّٰہ کے بناے ھوے ھیں اور ھمارے بعد ساری کاینات ھماری پروردہ ھے۔ مولاؑ کے اس قول سے واضح ھو گیا کہ مولا نے کبھی اپنے تما تر فضایل بیان ھی نہیں کیے۔ مگر افسوس اس

بات کا ھے که جتنے فضایل معصومین ؑ نے خود اپنے بیان کیے ھیں ان کو بھی ھمارا قدامت پرست مولوی ماننے کو تیار نہیں ھے اور ھماری قوم سے ھمیشه معصومین ؑ کے حقیقی فضایل چھپاے جاتے رھے۔

امام حسن ؑ معاویه کے دربار میں اسکو للکارتے ھوے فرماتے ھیں که اگر میں یہاں کہڑے ھو کر اپنے خاندان کے فضایل بیان کرنا شروع کروع تو سالوں گزر جایں مگر ھمارے فضایل ختم نه ھوں۔ میرے تمام اجداد مجید و اطہر ھیں۔ میں چاھوں تو شام کو عراق اور عراق کو شام کردوں میں چاھوں تو مرد کو عورت اور عورت کو مرد بنا دوں۔

پھر فرمایا میرا تخت عرش ھے میرا ضمیر محمدؐ ھیں علیؑ میرے امیر ھیں حسین ؑ میرے وزیر ھیں اور جبرایل میرے در کا فقیر ھے۔ اس درمیان دربار میں ایک شخص کہڑا ھوا اور اس نے کہا اے حسن ؑ اتنا بڑا دعوا۔ میں کیسے مان لوں کے تم مرد کو عورت اور عورت کو مرد بنا سکتے ھو؟ مولا حسنؑ نے جلال کی کیفیت میں کہا جاو اے عورت تمھیں مردوں کے درمیان کہڑے ھوتے ھوے شرم نہیں آتی مولاؑ کا یه کہنا تھا که وہ مرد عورت میں تبدیل ھوا اور بھاگتا ھوا دربار سے چلا گیا۔ (یه ھے شان معصومین ؑ که انہیں کوی ورد کوی دعا کوی نماز کوی وظیفه نہیں پڑھنا پڑتا بس ادھر معصوم ؑ اراده کرتے ھیں اور جو چاھتے ھیں وہ ھو جاتا ھے) فضایل معصومین ؑ لا محدود ھیں ھم جتنے بھی بیان کر دیں کم ھیں۔اگر عشق اور شعور کی نگاہ سے دیکھا جاے تو پورا قران معصومین ؑ کی شان بیان کرتا نظر آے گا اور سورہ فاتحه مولا علی ؑ کی شان میں سب بڑی منقبت نظر آے گی۔

مولا علی ؑ فرماتے ھیں ھیں ھر دور میں آتا ھوں ھر زمانے میں آتا ھوں۔ میں باریوں والا ھوں۔یعنی کوی زمانه ایسا نہیں گزرا نه گزرے گا جس میں مولا ؑ موجود نه ھوں۔

یعنی حضرت ابراھیم ؑ کو آگ سے نجات دلانی ھو ،حضرت ایوب ؑ کو شفا عطا کرنی ھو، حضرت نوح ؑ کی کشتی کنارے لگانی ھو ،حضرت یوسف ؑ کو کنویں سے نکالنا ھو، حضرت موسی ؑ کو تعلیم دینی ھو احد ،بدر خیبر اور خندق میں کفار کے خلاف جنگ کرنی ھو یا کربلا میں حق کا دفاع کرنا ھو ھر دور میں دین الہی کے صرف علیؑ ھی مدد

گار ھوتے ھیں۔ تمام معصومینؑ در اصل مولاؑ کا ھی ظہور ھیں جو ہر دور میں دین خدا کی مددگاری اور مومنوں کی داد رسی کے لیے آتے رھے۔

آج بھی امام زمانہؑ کی شکل میں دین کی مددگاری کے لیے علیؑ حاضرو موجود ھیں۔ معصومینؑ کے اسرار اور فضایل کیا ھیں کتنے ھیں اس کا ادراك ھم جیسے کم عقلوں اور کوتاہ علموں کو کبھی نہیں ھوسکتا ۔معصومینؑ کے فضایل اللّٰہ جانتا ھے یا معصومینؑ خود جانتے ھیں کسی بھی ناقص العقل انسان کے بس میں تعریف معصومینؑ نہیں ھے۔ اس لیے ھم صرف وہ فضایل بیان کیے ھیں جو معصومینؑ نے خود اپنے بارے میں بیان کردیے ھیں۔

ایک بار پھر یہ معجزہ ہو بھی سکتا ہے
علیؑ کا ظہور جہاں میں دوبارہ ہو بھی سکتا ہے
حقیقت علیؑ پر یوں ٹامک ٹویاں نہ مارو
علیؑ تو علیؑ ہے خدا ہو بھی سکتا ہے

مولا علیؑ نے فرمایا: ہم (محمدؐ وآل محمدؐ) کن فیا کن کے مالک نہیں بلکہ کن فیا کن کے خالق ہیں۔ کن فیا کن کی طاقتوں کا مالک تو ہم اپنے پیاروں کو بنا دیتے ہیں۔

اپنی ہر عبادت بالخصوص نماز میں اقرار ولایت علیؑ واجب ہے۔

جیسا کہ ہم سب واقف ہیں کہ ہمارے مذہب جعفریہ کی بنیاد ولایت مولا امیر المومنین علی ابن ابی طالبؑ کا اقرار ہے۔ یعنی ولایت مولا علیؑ کی گواہی دینا ہر مومن پر لازم ہے۔جیسا کہ ہم کلمے اور اذان میں اس گواہی کو بیان کر کے یہ بنیادی فریضہ انجام دیتے ہیں۔ مگر ہم اپنی نمازوں میں اپنے مولاؑ کی ولایت اقدس کی گواہی دیتے ہوے کتراتے ہیں اس کے باوجود کہ تمام معصومینؑ بشمول رسول پاکﷺ نے اپنی نمازوں میں مولا علیؑ کی ولایت کی گواہی دی اور اس کو لازم اور ملزوم قرار دیا۔اور قران سے بھی تین گواہیاں ثابت ہیں۔ اس ضمن میں اقوال معصومینؑ اور قران کے چند ارشادات پیش کر رہا ہوں جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اپنی ہر عبادت میں ولایت مولا علیﷺ کی گواہی دینا لازم اور واجب ہے۔

جیسا کہ ہم سب واقف ہیں کہ اللّٰہ تعالی نے قران میں تین ولایتوں کا زکر کیا ہے۔ (سورہ معایدہ آیت۵۵) ارشاد باری تعالی ہے کہ تمہارا ولی اللّٰہ ہے اس کا رسولﷺ ہے اور وہ مومن ہے جو حالت رکوع میں ذکات دیتا ہے۔ (سب مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ اس آیت میں جو تیسری ولایت بیان کی گی ہے وہ مولا علیؑ کی ولایت پاک ہےؑ کیونکہ مولا علیؑ نے حالت رکوع میں اپنی انگشتری ایک سوالی کو زکات کی تھی)

مولا علیؑ فرماتے ہیں کہ میں مومن کی نماز ہوں۔(حوالہ: کتاب الفضایل، خطبة البیان)

مولا امام باقرؑ فرماتے ہین کہ نماز کا مطلب علیؑ ہیں۔(حوالہ: کتاب ال اخلاص)

اب تمام مومنین کو غور کرنا چاہیے کہ علیﷺ خود کو مومن کی نماز مخاطب کر رہے ہیں۔ کیا ان کا نام لیے بغیر کسی مومن کی نماز مکمل ہو سکتی ہے ؟؟؟؟؟ جو خود نماز ہے کیا اس کا نام لینے سے (نعوذ و باللّٰہ) نماز باطل ہو سکتی ہے ؟؟؟؟؟

اس ضمن میں اس قرانی آیت پر بھی غور ضروری ھے

(سورہ معارج آیت ۳۳،۳۵) اور وہ جو اپنی گواھیوں پر قایم رھتے ھیں اور جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ھیں وھی لوگ باغوں میں عزت سے رھینگے۔

یہ بات جاننی چاھیے کہ عربی زبان میں شھادتین (تشھد ، شھادت، گواھی) کا استعمال اس مقام پرھوتا ھے جہاں تین گواھیاں دینی ھوں یعنی ھمیشہ شھادتین تین گواھیوں پر مشتمل ھوتی ھے۔ (یعنی اگر کسی نے کسی امر کی گواھی دینی ھے تو تین گواھیوں کا ھونا لازم ھے۔)

مذھب جعفریہ کہ عظیم عالم شیخ یعقوب کلینی اپنی کتاب تنویر ال ایمان میں لکھتے ھین کہ جب رسول اکرمﷺ معراج سے واپس آرھے تھے تو خدانے ان سے کہا اپنی امت کو بتا دو کہ علی ان ولی اللّٰہ تمہاری امت اور میرے درمیان وسیلہ ھے۔ اس وسیلے کو کبھی بھی نا چھوڑنا۔ اور کسی بھی امتی کی اذان ،نماز ، روزہ، حج اور زکات بغیر علی ان ولی اللّٰہ کی گواھی کہ قبول نہیں ھو سکتیں۔

مولا علیؑ فرماتے ھیں جس شخص نے کسی بھی مقام پر میری ولایت کے اقرار سے انکار کیا اور اگر وہ اللّٰہ اور رسول ﷺ کی گواھی دیتا ھے اور میری ولایت کی گواھی سے منکر ھے تو باقی دو گواھیاں بھی اسے فایدہ نہیں پہنچا سکتیں۔(حوالہ: مقدمہ مشقاط ال انوار)

مولا امام جعفر صادقؑ فرماتے ھیں جب بھی کوی مومن کہے لا الہ الا لہ محمدؐ ال رسول اللّٰہ تو اس پر واجب ھے کہ وہ فورا کہے علیؑ ان ولی اللّٰہ۔(حوالہ: احتجاج طبرسی جلد ۱)

(غور فرمایں امامؑ فرماتے ھیں کسی بھی مقام پر دو گواھیاں کافی نہیں ھیں۔)

مولا رضاؑ فرماتے ھیں کہ اللّٰہ کسی بھی عبادت کو قبول نہیں کرے گا جب تک اس میں علی ان ولی اللّٰہ کی گواھی شامل نہیں ھو گی۔

(سورہ بنی اسرایل آیت ۱۱۰)

رسولؐ اپنی نمازوں کو نہ زیادہ بلند آواز میں پڑھیں نہ زیادہ آھستہ آواز میں۔

اس آیت کی تفسیر میں مولا امام باقرؑ فرماتے ھیں کہ اس آیت میں اللّٰہ نے نبیﷺ کو

علی ؑ کی ولایت کا اقرار آھستہ آواز میں کرنے کو کہا ھے کہ آواز اتنی ھو کے علی ﷺ تک پھنچ جاے۔ نبی ﷺ اللّٰہ سے دریافت کرتے رھے کہ کب تک علی ان ولی اللّٰہ کی گواھی آھستہ آواز میں دینی ھے تو اللّٰہ نے کہا جب تک ھم کہیں آھستہ آواز میں گواھی دو اور اعلان غدیر کے بعد اللّٰہ نے رسول ﷺ کو اجازت دے دی کے اب با آواز بلند نمازوں میں علی ؑ کی ولایت کا اقرار کر سکتے ھیں۔(حوالہ: تفسیر صافی،تفسیر برھان،تفسیر عیاشی)
مولا امام باقر ؑ نے جو اس آیت کی تفسیر کی ھے اس سے ثابت ھوتا ھے کہ رسول پاک ؐ بھی اپنی نمازوں میں ولایت اطھرِ مولا علی ؑ کی گواھی دیتے تھے۔
اب زرا مولا امام صادق ؑ کی نماز پر توجہ کریں بہار ال انوار جلد ۸۴ میں درج ھے کہ امام صادقؑ اپنی نماز میں تشہد کچھ یوں پڑھا کرتے تھے :(اشہدو انک َنعم ال رب و اشہد و انک َ محمد نعم ال رسول و اشہدو انک َ علی ابن ابی طالب نعم ال مولا ۔)
مولا امام رضاؑ اپنی نماز میں تشہد کچھ یوں پرھتے تھے :(اشہد و انک نعم ال رب و ان محمد نعم ال رسول و علی ان نعم ال ولی)(حوالہ : فقھہ امام رضاؑ)
یہ چند حوالہ تھے جو اقوال معصومینؑ اور قران کے زریعے ھم تک پہنچے ھیں۔ اس کے علاوہ بڑی تعداد میں علما حق بھی مولا علی ؑ کی پاک گواھی کو اپنی ھر عبادت میں لازم اور واجب قرار دیتے ھیں۔اللّٰہ کی لعنت ھو خامنہ ای و سیستانی سمیت ھر اس مولوی پر جو یہ کہتا ھے کہ علی ؑ کا نام لینے سے (نعوز و باللّٰہ)نماز باطل ھوجاتی۔ اللّٰہ کی لعنت ھو ھر اس مولوی پر جو اپنی تقلید کو دین کا جز اور واجب قرار دیتا ھے اور مولا علی ؑ کی ولایت کو مستحب یا غیر ضروری قرار دیتا ھے ۔ایسے تمام فتوی باز مولوی رسول اللّٰہ ؑ کی اس حدیث پر پورا اترتے ھیں کہ اے علی ؑتیرا دشمن وہ ھو گا جس کی پیدایش حیض کی ھو گی یا ولد الزنا ھو گا۔
بر مقصر، منکر و منافق لعنت۔

مولا امام سجادؑ نے فرمایا: ہر وہ عبادت شیطان کی پرستش کے برابر ہے جس میں علیؑ ولی اللہ کی گواہی شامل نہ ہو۔

مدحت معصومینؑ قلندر و اولیا اکرام کی نظر میں۔

دین حق کو اگر کسی نے معصومینؑ کے بعد آگے بڑھایا ھے اور احادیث و اقوال معصومینؑ کو عام کیا ھے تو وہ اولیا اکرام نے بڑھایا اور عام کیا ھے کسی ملا یا مولوی نے نہیں کیا۔ ولی یا قلندر کی منزلت پر پہنچنے کے لیے معصومینؑ کی ولایت اور عشق میں فنا ہونا پرتا ھے یعنی فنا فی المعصومؑ ہونا پڑتا ھے۔ جب لوگوں نے لال شہباز قلندر سے پوچھا کہ آپ کو قلندری کیسے اور کہاں سے ملی تو قلندر کبریا نے نجف اشرف کی طرف رخ کر کے فرمایا یہ ھی وہ درپاك مولا علیؑ ھے جس پر میں سوالی بن کر جھکتا ہوں۔ سارا عالم مجھے قلندر کہتا ھے مگر میں علیؑ کے در کا سگ ہوں۔ حضرت لال شہباز قلندر کے ھی بارے میں ایک اور بات بتا تا چلوں۔ اکثر یہ سوال کیا جاتا ھے کہ حضرت لال شہباز قلندر کو لال کیوں کہا جاتا ھے؟ قلندر عشق و درد مولا حسینؑ میں اس حد تک گرفتار تھے کہ جب یوم عزا ہوتا اور عزاداری مولا حسینؑ کا موقع آتا تو قلندر کانٹے بچھاتے تھے اور ان پر لوتا کرتے تھے اور خون کا پرسا دیا کرتے تھے وہ اتنا ماتم کرتے تھے کے پورا جسم لال ہوجاتا اسی وجہ سے لال شہباز قلندر کو لال کے نام سے بلایا جانے لگا۔ یہاں پر ھم قلندر کبریا اور دیگر اولیا اکرام کے کچھ کلام پیش کر رھے ھیں جن میں شانِ معصومینؑ بیان کی گی ھے۔

حضرت لال شہباز قلندر کے دیوان سے چند اشعار پیش خدمت ھیں۔ حضرت لال شہباز قلندر فرماتے ھیں:

حیدریم قلندرم مستم

بندہ مرتضی علیؑ ھستم

پیشوا تمام رندانم

کہ سگ کوی شیر یزدانم

جام مہر علیؑ از دستم

بعد از جام خوردم مستم

کمر اندر قلندر بستم

از دل پاک حیدری هستم

حیدریم قلندرم مستم

بندہ مرتضی علیؑ هستم

از مه عشق شاه مستم

بندہ مرتضی علیؑ هستم

من بغیر از علیؑ ندانستم

علیؑ اللّٰه از ازل گفتم

حیدریم قلندرم مستم

بندہ مرتضی علیؑ هستم

اسد اللّٰه است ید اللّٰه است

ولی اللّٰه مظہر اللّٰه است

حجت اللّٰه قدرت اللّٰه است

بے نظیر او ذات اللّٰه است

حیدریم قلندرم مستم

بندہ مرتضی علیؑ هستم

شہباز قلندر بکر عمر پر تبرا کرتے ہوے فرماتے ہیں

صد لعن می کنم بر اول بر دوم بر سویم،

بلخصوص بر دوم بلا شمار می کنم

گر خواهی نام مردود

در هیچ است فرعون ،هامون و نمرود

اگر مولا علیؑ سے عشق کرنے والے کو شیعہ اور غالی کہا جاتا ہے تو سب سے بڑے شیعہ علامہ اقبال تھے جن کے کلام سے عشق مولاؑ صاف ظاہر ہوتا ہے۔ چند اشعار پیش خدمت ہیں۔

آدمی کام کا نہیں رہتا

عشق میں یہ بڑی خرابی ہے

لن ترانی بھی طور سوزی بھی

پردے پردے میں بے حجابی ہے

پوچھتے کیا ہو مذہب اقبال

یہ گنہگار بو ترابی ہے

جب عشق سکھاتا ہے آداب خود آگاہی

کھلتے ہیں غلاموں پر اسرار شہنشاہی

دارا و سکندر سے وہ مرد فقیر اولی

ہو جس کی فقیری میں بوئے اسد اللہی

تونے پوچھی ہے امامت کی حقیقت مجھ سے

حق تجھے میری طرح صاحب اسرار کرے

ہے وہی تیرے زمانے کا امام برحق

جو تجھے حاضر موجود سے بے زار کرے

تیری شکست ہی منظور تھی اسے اے دل

بنا دیا تجھے نازک تر آب گھنے سے

جہاں سے پلتی تھی اقبال روح قنبرؓ کی

مجھے بھی ملتی ہے روزی اسی خزینے سے

مزرع تسلیم را حاصل بتولؑ

مادراں را اسوہ کامل بتولؑ

مریمؑ از یک نسبت عیسیٰؑ عزیز

از سہ نسبت حضرت زہراؑ عزیز

اے باب مدینہ محبت

اے نوح سفینہ محبت

اے ماحی نقش باطل من

اے فاتح خیبر دل من

از ہوش شدم مگر بیہوشم

گوی کہ نصیری خموشم

اما چہ کنم مے تو ل

تند است بر دہ فتند زمینہا

زِ اندیشہ عاقبت رہیدم

جنس غم آلؑ تو خریدم

صوفی بزرگ مولانا روم جن کلام کو فارسی زبان میں قران کے بعد سب سے زیادہ اہمیت حاصل ہے ۔مولانا کے چند اشعار پیش خدمت ہیں جن سے مولانا کا عشق مولا علیؑ ظاہر ہوتا ہے۔

دایم از ولایت علیؑ خواہم گفت

چوں روح قدس ناد علیؑ خواہم گفت

تا روح شود غمی کہ در جان من ست

کل ہم وغم سینجلی خواہم گفت

از علیؑ آموز اخلاص عمل

شیر حق را داں منز از دغل

او خداوند اخت بر روے علیؑ

افتخار هر نبی و هر ولی

مولا و حق آدم است اللّٰه مولانا علیؑ

خواهی که یابی زو نشان جان در ره او بر فشان

کو جان دهست و جنستان اللّٰه مولانا علیؑ

سبحان حی لا ینام پیدا از تو هر صبح و شام

حج و نماز است و صیام اللّٰه مولانا علیؑ

رازق رزق بندگان مطلوب جمله طالبان

مامور امر کن فکان اللّٰه مولانا علیؑ

سلطان بیمثل ونظیر پروردگار بی وزیر

دارنده برنا و پیر اللّٰه مولانا علیؑ

دارنده لوح و قلم پیدا کن خلق از عدم

میر عرب فخر عجم اللّٰه مولانا علیؑ

سر دفتر هر انجمن علامه مصر و یمن

آن بر دل دشمن فکن اللّٰه مولانا علیؑ

مجموع قران مدحتش حمد و ثنا عزتش

نام بزری خدمتش اللّٰه مولانا علیؑ

خواجه شمس الدین محمد حافظ شیرازی نے فرمایا

امروز زنده ام بولاے تو یا علیؑ

فردا بروح پاکِ ماں گواہ باش
زکوی مغان رخ مگردان کہ آنجا
فروشند مفتاح مشکل کشای

شیخ سعدی نے فرمایا

سعدی اگر عاشقی کنی و جوانی
عشقِ محمدﷺ بس است و آل محمدﷺ
منم جان شدم مولاے حیدرؑ
امیر المومنین آں شاہ صفدر

معروف صوفی بزرگ اور اھلسنت کے امام شافعی فرماتے ھیں
مولا علیؑ جنت اور دوزخ کے تقسیم کرنے والے ھیں خدا کی قسم آپ رسول اللہ ﷺ کے وصی ھیں اور تمام انسانوں اور جنات کے امام ھیں۔ مولا علیؑ کی رفعت و شان میں یہی کافی ھے کہ صاحب عقل و باشعور انسانوں کے درمیان ان کے اللہ ھونے کا شک و شبہ پیدا ھو گیا۔ اور میں (شافعی) مرتے وقت تک یہ نہیں جان سکا کہ میرا رب علیؑ ھے یا اللہ ھے۔جب ھم آل محمدؑ کا ذکر کرتے ھیں تو ان سے بغض رکھنے والے ھم
پر رافضی ھونے کا الزام لگاتے ھیں۔ اگرمحب آل محمدؑ ھونا رافضیت ھے تو سب سے بڑا رافضی میں(شافعی) ھوں۔

خراجہ معین الدین چشتی نے فرمایا

شاہ است حسینؑ بادشاہ است حسینؑ
دین است حسینؑ دین پناہ است حسینؑ
سر داد نہ داد دست در دست یزید
حقا کہ بناے لا الہ است حسینؑ

حضرت شمس تبریز نے فرمایا

آدم با صفا توی یوسفؑ مہ لقا توی

خضرِ رہ خدا توی دم ہمہ دم علیؑ علیؑ

عیسیٰؑ مریمی توی احمدؐ ہاشمی توی

شیر نر خدا توی دم ہمہ دم علیؑ علیؑ

شاہ شریتم توی پیر طریقتم توی

حق بہ حقیقتم توی دم ہمہ دم علیؑ علیؑ

شمس توی قمر توی بحر توی و بر توی

مالک خشک و تر توی دم ہمہ دم علیؑ علیؑ

ہمدم سید البشر راجع شمس القمر

پدر شبیرؑ و ہم شبرؑ دم ہمہ دم علیؑ علیؑ

حضرت شاہ نعمت اللہ ولی نے فرمایا:

دمبدم دم از ولای مرتضیٰؑ باید زدن

دست دل در دامن آل عبا باید زدن

لافتی الا علیؑ لا سیف الا ذوالفقار

این نفس را زاسر صدق و صفا باید زدن

در دو عالم چہاردہ معصومؑ را باید گزید

پنج نوبت بر در دولت سرا باید زدن

مولا امام رضاؑ نے فرمایا: ہم معصومینؑ کائناتوں میں سب سے عظیم ہستیاں ہیں۔ مگر اگر کوئی ہم سے بھی عظیم اور بلند ہے تو وہ بی بی فاطمہؑ ہیں۔ بی بی تمام معصومینؑ پر حجت ہیں

تبرا بر دشمنان معصومینؑ

جیسا کہ سب واقف ھیں کہ دشمنان معصومینؑ پر تبرا مذھب جعفریہ کا بنیادی حصہ ھے۔تبرا فروع دین میں شامل ھے اور لازم و ملزوم عبادت ھے ۔ دشمنان محمدؐ و آل محمدؑ پر تبرا تمام معصومینؑ کی سنت ھے اور اولیا و قلندر کا شیوہ رہا ھے ۔

معصومینؑ کا ارشاد پاک ھے کہ ھمارا سچا چاھنے والا مومن وہ ھے جو ھم سے پیار کرے گا اور ھمارے دشمنوں پر لعنت کرے گا ۔جو شخص ھمارے دشمن پر لعنت نہیں کرتا اور ھم سے پیار رکھنے کا دعویدار ھے وہ مومن نہیں ھو سکتا۔

یعنی ھر مومن پر لازم ھے کہ وہ محمدؐ و آل محمدؑ کے دشمنوں پر تبرا کرے۔

اکثر یہ پروپیگنڈہ کیا جاتا ھے کہ ھم (نعوذ با اللّٰہ) رسول ﷺ کے مخلص صحابہ پر تبرا کرتے ھیں جو سراسر غلط اور منفی تاثر ھے۔

جو بھی شخص نبی ﷺ کے مخلص صحابہ پر تبرا کرے وہ مومن نہیں ھو سکتا ۔ھم در اصل نبی ﷺ کہ مخلص صحابہ پر تبرا نہ کرتے ھیں نہ ایسا کرنے کا سوچ سکتے ھیں۔ ھم رسول ﷺ کے صحابہ کے منکر نہیں ھیں بلکے عرب کے بدمعاشوں کے منکر اور دشمن ھیں۔ ھم ھر اس شخص پر تبرا کرتے ھیں جو دشمن محمدؐ و آل محمدؑ رہا ھے ۔افسوس کی بات یہ ھے کہ ظالم خلیفوں اور بادشاھوں کی چشم و ابرو کے اشارے پر لکھی گئ تاریخ میں ان اشخاص کو ھمارا ھیرو بنا دیا گیا ان اشخاص کو نبی ﷺ کا مخلص صحابہ بنا دیا گیا جو در اصل اپنے نا پاک دلوں میں محمدؐ و آل محمدؑ سے بغض اور نفرت رکھتے تھے۔

مولوی ھمیشہ ۲ مخصوص اشخاص کو ھی عظیم اور بلند مرتبہ صحابی منوانے کی کوشش میں لگا رھتاھے جو در اصل دشمن محمدؐ و آل محمدؑ تھے۔ اس ضمن میں نبی ﷺ کے ان عظیم اصحاب کو فراموش کردیا گیا جو در اصل مخلص صحابہ تھے اور جنہوں نے

اسلام کہ لیے قربانیاں دی تہیں۔ هماری جانیں قربان ان اصحاب پر جو نبی ﷺ کے ساتھ بہی مخلص رهے اور نبی ﷺ کے بعد ان کی پاك آل کے ساتھ بہی وفادار رهے۔

اگر شرعی طور پر دیکھا جاے تو کسی بھی اصحاب نبیﷺ پر ایمان لانا اسلام کا حصہ نہیں هے۔ کسی صحابی کو ماننا یا اس پر ایمان لانا نہ واجب هے نہ سنت هے نہ مستحب هے۔ اگر واجب هوتا تو قران میں کهیں لکها هوتا کے صحابیوں کو مانو اور ان پر ایمان لاو۔ سنت نبی ﷺ ہو نہیں سکتی کیوں کہ صحابیوں کا فرض هے کہ وہ نبی ﷺ پر ایمان لایں اور اس کی اطاعت کریں نبیﷺ کا فرض نہیں هے کہ وہ صحابیوں کو مانے یا ان پر ایمان لاے۔ مستحب بھی نہیں هے کیونکہ اگر مستحب هوتا تو رسول خداﷺ کی کسی حدیث میں هوتا کہ هر اچهے مسلمان پر فرض هے کہ وہ میرے صحابیوں کو مانے مگر ایسا بھی نہیں هے۔ یعنی نتیجہ یہ نکلا کہ کسی بھی صحابی کوماننا یا ان پر ایمان لانا نہ واجب هے نہ سنت هے نہ مستحب هے۔ نبی ﷺ کے صحابیوں کی عزت کرنا ضروری اور لازم هے مگر عزت کردار کی کی جاتی هے شخصیات کی نہیں۔ جس جس کا کردار پاك واطہر هے اس کی عزت لازم هے۔ اور جس جس کے کردار میں منکری اور دشمنی معصومینؑ چھپی هو اس کا احترام حرام اور غلط هے۔ تبرا کے ضروری هونے کا اندازہ اس امر سے بہی لگایا جاسکتا هے کہ رسول اللہﷺ سے لے کر امام مہدیؑ تک تمام معصومینؑ نے دشمنان پر تبرا کیا هے۔ مگر جاننا چاهیے کہ تبرا کن افراد پر هوتا هے اور کیوں هوتا هے؟

تبرا هر اس شخص پر هوتا هے جو نبیﷺ کا منکر و دشمن هو یا آل نبیؑ کا منکر و دشمن هو اس ضمن میں سب سے زیادہ تبرا اور لعنت کے حق دار وہ اشخاص هیں جنہوں نے پاك بی بی زهراؑ کا حق غصب کیا اور ان کا دل دکھایا۔ رسول اللہﷺ کا فرمان هے کہ کہ جس نے فاطمہؑ کا دل دکھایا اور ناراض کیا اس نے مجھے ناراض کیا اور جس نے مجھے ناراض کیا اس نے اللہ کو ناراض کیا۔

باغ فدك کے مسلے پر بکر اور عمر نے پاك بی بی زهراؑ کا حق غصب کیا کئ گھنٹے اپنے دربار میں کھڑا رکہا اور ان کو ناراض کیا اس ضمن میں مسلمانوں کی مستند ترین

کتاب بخاری شریف جلد ۲ میں مسلمانوں کی ماں حضرت عایشہ نے فرمایا کہ رسول ﷺ کے وصال کے بعد رسول اللہ ﷺ کی بیٹی فاطمہؑ نے خلیفہ اول سے باغ فدك کا تقاضا کیا جو رسول اللہ ﷺ نے بی بیؑ کو تحفے میں دیا تھا ، مسلمانوں کے پہلے بادشاہ نے بی بیؑ کے ساتھ بد تمیزی کی اور فدك دینے سے انکار کردیا ۔اس واقعے پر بی بیؑ بکر سے ناراض ہو گیں اور پھر کبھی اس سے بات نہیں کی۔

(جس شخص سے بی بیؑ ناراض اس سے نبیؐ ناراض اور جس سے نبیؐ ناراض اس سے اللہ ناراض۔ جس سے اللہ ناراض ہو وہ رضی اللہ کیسے ہو سکتا ھے ؟؟؟؟؟؟)

صرف یہ ایک مقام ھی نہیں تھا جہاں ان اشخاص نے پاك بی بیؑ کا دل دکھایا ہو۔ جب بی بیؑ کا حق غصب کرنے سے ان خود ساختہ حکمرانوں کا دشمنی معصومینؑ سے لبریز دل نہیں بھرا تو ان لعنتیوں نے بی بیؑ کے گھر کو آگ لگا دی اور ان کو شہید کر دیا اللہ کی لعنت ہو ان پر اور ان کے جد پر۔

اھلسنت کی مستند کتاب تاریخ ابولفدا میں روایت ھے ابن خطاب ہاتھ میں آگ لے کر بی بیؑ کے گھر کے قریب پہنچا دھمکی دی کے بکر کے ہاتھ پر بعیت کر لو ورنہ میں اس گھر کو آگ لگادوں گا تو بی بی زھراؑ نے فرمایا ابن خطاب تمہاری اتنی ھمت کہ تم میرے گھر کو آگ لگانا چاھتے ہو؟ خطا زادے نے جواب دیا ھاں اگر تم لوگوں نے بکر کے ہاتھ پر بعیت نہیں کی تو میں تمہارا گھر جلا دوں گا۔

اھلسنت کی ایک اور مستند کتاب مصنف ابن ابی شیبا میں یہی واقعہ کچھ اس طرح روایت ھے کہ جب مولا علیؑ گھر پر نہیں تھے تو مسلمانوں کا خلیفہ دوم مولاؑ کے گھر گیا اور بی بیؑ کو دھمکی دی کہ اگر علیؑ نے خلیفہ اول کے ہاتھ پر بعیت نہ کی تو خدا کی قسم میں اس گھر کو آگ لگا دوں گا۔

اھلسنت کے ایک اور بہت بڑے عالم حسن المالک اپنی کتاب کتب ال عقاید میں لکھتے ھیں کہ مولا علیؑ کی دلچسپی دوم کی حکومت میں اول کے دور حکومت کہ مقابلہ میں اس لیے کم تھی کیونکہ اول کہ دور حکومت میں دوم نے بی بیؑ کا گھر برباد کیا تھا۔

اهلسنت کی ایک اور مستند کتاب امامت و ال سیاسیه میں درج هے که مولا علیؑ نے اور کچھ افراد نے اول که هاتھ پر بعیت کرنے سے انکار کردیا توبادشاه اول نے بادشاه دوم کو ان کی طرف بھیجا۔ جب دوم علیؑ کے گھر که باهر پہنچا تو کہا باهر آجاو اور بادشاه اول که هاتھ پر بعیت کرو جب سب نے انکار کر دیا تو دوم نے جلتی هوی آگ کو هاتھ میں لے کر قسم کھای که خدا کی قسم جس که قبضے میں میری جان هے۔ اگر تم لوگ باهر نہیں آے تو گھر کو آگ لگا دوں گا۔ اندر موجود افراد نے کہا اے ابن خطاب اندر بی بی زهراؑ بھی هیں تو جواب میں دوم نے کہا مجھے کوی فرق نہیں پڑتا میں پھر بھی آگ لگا دوں گا۔

تاریخ طبری سمیت اهلسنت مستند ترین کتب میں سے واقعه نقل کر رها هوں جس سے واضح هو جاتا هے که اول و دوم بی بی فاطمهؑ کی شہادت اور ان کے گھر کے نذر آتش کیے جانے کے زمے دار هیں۔ مسلمانوں کے بادشاه اول بستر مرگ پر اعتراف جرم کرتے هوے فرماتے هیں که کاش ایسا هو سکتا که میں فاطمهؑ کے گھر کی بربادی میں ملوث نه هو پاتا اس کے باوجود که اس گھر میں میرے خلاف بغاوت اور جنگ کی هی سازش کیوں نه هو رهی هوتی۔

(اللّٰہ کی لعنت هو بی بی زهراؑ کا حق غصب کرنے والوں پر بی بی پاکؑ کا گھر نذر آتش کرنے والوں پر اور پاک بی بیؑ کو شہید کرنے والوں پر)

ان خود ساخته بادشاهوں کی نافرمانی اور گستاخی کی داستان صرف اتنی هی نہیں هے۔ بلکه اول دوم اور سوم نے اسلام قبول کرنے کے بعد سے هر دور میں نبی ﷺ اور اولاد نبیؑ سے بغض رکھا اور ان سے نافرمانی کی آج دنیا ناموس رسالت ﷺ کے قوانین کا رونه رو رهی هے مگر مسلمان ناموس رسالت کے سب سے بڑے گستاخوں اول ،دوم،سوم ،یزید اور اس کے باپ کو بھول گے هیں۔ یه هیں ان گستاخوں کے چند کارنامے

صلح حدیبیه کے موقع پر دوم نے رسالت پر شک کیا (تاریخ طبری جلد ۲)

دوم نے رسول ﷺ کی بیماری میں ان پرهزیان کے الزامات لگاے (حواله بخاری جلد ۲)

اور اول دوم اور سوم ھی تھے جو نبی ﷺ کو جنگ احد میں تنہا چھوڑ کر بھاگ گے تھے (حوالہ تاریخ طبری جلد ۱)
یزید کا باپ جنگ صفین میں مولاؑ کے خلاف بر سر میدان آگیا ۔ اس علیؑ کے خلاف میدان جنگ میں آیا جن کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ علیؑ سے جنگ مجھ سے جنگ کرنے کے مترادف ھے ۔
اور یزید لعنتی کی گستاخی کی حدیں تو ان سب سے وسیع ھیں ۔ یزید تو اپنی ذلالت میں اتنا گر گیا کہ رسول اللہ ﷺ کے لخت جگر مولا حسینؑ کو ۳ دن کا پیاسا کربلا کی تپتی ریت پر شھید کیا اور جب اس عمل سے بھی اس کا دل نہ بھرا تو نبی ﷺ کی بیٹیوں کو سر برھنہ بازاروں سے گزارا، رسول ﷺ کی ناموس کو قیدی بنایا اپنے دربار میں طلب کیا اور ناموس رسالت ﷺ کی شان میں عظیم ترین گستاخیاں کیں ۔
آج جب اسلام کے ٹھیکیدار غیر مسلموں پر تحفظ ناموس رسالت کے قوانین لاگو کر رھے ھیں تو کسی غیر پر قانون لاگو کرنے سے پھلے اپنے ان بڑوں کے ایمان اور ان کے لیے مختص سزا کا تعین کیا جاے پھر کسی اور پر انگلی اٹھای جاے ۔
ھم تو ناموس رسالت ﷺ کے اولین گستاخوں پر صرف تبرا ھی کر سکتے ھیں جو ھم کر رھے ھیں ۔تبرا کے حوالے سے معصومینؑ کے چند احادیث اور واقعات پیش کر رھا ھوں۔
مسلمانوں کی مستند کتاب تاریخ طبری میں رسول اللہ ﷺ سے منسوب ایک تبرا کا واقعہ درج ھے کہ ایک روز رسول خدا ﷺ چند افراد کے ساتھ کھڑے تھے کے سامنے سے ایک گدھے پر سوار ابوسفیان آرھا تھا اس گدھے کو اس کا بیٹا معاویہ کھینچ رھا تھا اور یزید ھانک رھا تھا۔ ان کو دیکھ کر حضور ﷺ نے فرمایا اس گدھے پر
بیٹھنے والے پر لعنت اس گدھے کو کھینچنے والے پر لعنت اور اس گدھے کو ھانکنے والے پر لعنت۔
مولا علیؑ کی ایک دعا ھے صنمی قریش جو تمام دعاوں کی کتب میں موجود ھے مولاؑ نے یہ دعا اپنے اصحاب کو تلقین کی تھی اور اس کی بڑی فضیلت بھی بتای تھی ۔ اس

دعا میں خود مولاؑ نے اول اور دوم پر تبرا کیا ھے۔

بی بی زھراؑ فرماتی ھیں کہ میں ھر نماز کہ بعد اول اور دوم پر لعنت کرتی ھوں۔

کتاب حق الیقین میں امام زین العابدینؑ کا فرمان ھے کہ اول و دوم خارج از اسلام تھے اور ان کو ماننے والے بھی خارج از اسلام ھیں۔

کتاب حق الیقین میں ھی روایت ھے کہ جب امام زمانہؑ ظہور فرمایں گے تو ان دو اشخاص کو قبروں سے نکالا جاے گا اور درختوں پر لٹکا کر کوڑے مارے جاینگے۔

کتاب بحار الانوار میں درج ھے کہ جہنم کہ ۷ دروازے ھیں ایک اول کے لیے ایک دوم کے لیے ایک سوم کے لیے اور باقی یزید اس کے باپ اور دیگر ظالمین کے لیے ھیں۔

کتاب اصول کافی میں روایت ھے کہ امام جعفر صادقؑ تب تک نماز کے مسلے سے نہیں اٹھتے تھے جب تک وہ اول،دوم،سوم اور دیگر تمام ظالمین پر تبرا نہ کر لیتے۔

اگر تبرا کے ضمن میں علما کی راے جاننی ھے تو خمینی صاحب کی کتب کا مطالعہ ضروری ھے کیونکہ خمینی صاحب تبرا کے بہت زیادہ حامی تھے۔خمینی صاحب اپنی کتاب کشف الاسرار میں فرماتے ھیں کہ ھم اس خدا کی پرستش کرتے ھیں جس کے کام پختہ عقل پر مبنی ھوں۔ اور وہ عقل کہ خلاف فیصلے نہ کرے ھم اس خدا کو نہیں مانتے جو خداپرستی اور دین داری کی ایک مضبوط عمارت بناے اور پھر خود ھی اپنے ھاتھ سے اس کو برباد کردے اور اول،دوم،سوم ،یزید اور اس کے باپ جیسوں کو امیر بنا دے۔

تبرا پر معصومینؑ کے فرمان آپ نے جانے اور جید علما کی فکر سے بھی آپ آگاہ ھوے۔ ان تمام باتوں سے یہ اندازہ ھوتا ھے کہ تبرا مزھب شیعہ کا بنیادی جز ھے۔ اصل میں تبرا برے کو برا بولنے اور برای کے خلاف آواز اٹھانے کا نام ھے۔ اور حسینی ھونے کے ناطے سے یہ ھمارا فرض ھے کہ ھر برے کو برا کہیں ھر ظالم کی نشاندھی کریں کیونکہ یہی سبق ھے جو مولا حسینؑ نے ھم کو سکھایا ھے۔جو افراد تبرا کے خلاف ھیں وہ در اصل منافقوں کا ٹولا ھے جو حق بات کہنے حق بات سننے اور حق بات سمجھنے سے قاصر ھے۔ اللہ کی لعنت ھو ھر منافق اور جھوٹے پر....... اور لعنت ھر فتنہ باز خس خرر مجتہد خامنہ ای پر جس نے حال ھی میں تبرا کے خلاف فتوا دیا ھے اور کہا ھے کہ دشنان معصومینؑ پر لعنت بھیجنا غلط ھے۔

مولا حسینؑ کے عشق میں خون کا پرسا

سنتَ معصومینؑ اور اولیا کی صلواۃ اعلی

جاننا چاھیے کہ خون کا پرسا آغاز سے ھی مذھب جعفریہ کا بنیادی جز رھا ھے۔ ھر ملک اور ھر قوم کے افراد اپنے اپنے رواج کے حساب سے اس کو انجام دیتے ھیں۔ بر صغیر پاک و ھند میں زنجیر زنی، قمہ زنی، آگ پر چلنا اور گرز کے ماتم کی شکل میں اس پاک عبادت کو انجام دیا جاتا ھے۔ جبکہ عراق، ایران و دیگر ممالک میں یہ عبادت قمہ زنی کی صورت میں اداکی جاتی ھے۔ اس پاک عبادت کا مقصد حضرت سید الشھدا مولا حسینؑ سے اپنے والھانہ عشق کا اظھار ھے۔ یہ وہ پاک عبادت ھے جو سنت معصومینؑ ھے اور اولیا اکرام کی صلواۃ اعلی ھے۔ مگر افسوس آج کے دور کے منکر و مقصر مولوی نے اس پاک عبادت کی راہ میں بھی رکاوٹ کھڑی کر دی ھے۔ فتواباز مولوی نے نہ صرف اس عبادت کو بے کار کھا ھے بلکہ (نعوذو باللّٰہ) اس کو حرام بھی قرار دے دیا ھے۔

اب ھم چند واقعات اور روایات پر نظر ڈالتے ھیں جس سے یہ اندازہ ھو پایے گا کہ یہ پاک عبادت کتنی افضل اور برتر ھے۔ اس پاک عبادت کو سنت حضرت زینبؑ ھونے کا اعزاز بھی حاصل ھے۔

مستند ترین شیعہ کتب میں یہ بیان کیا گیا ھے کہ جب واقعہ کربلا کے بعد اسیروں کا قافلہ شام کی جانب روانہ ھوا اور جب تمام شھدا کے پاک سروں کو نوک نیزہ پر بلند کیا گیا تو تمام اسیر غم سے نڈھال ھو گے۔ بی بی زینبؑ کی نظر جب مولا حسینؑ کے سر مبارک کی طرف گی تو بی بیؑ نے شدت غم میں اپنے سر مبارک کو چوب محمل سے ٹکرایا جس کے نتیجے میں بی بیؑ کے پاک سر سے خون جاری ھو گیا۔ اس عمل کی یاد میں آج عاشقان اھلبیتؑ قمہ کا ماتم(سر کا ماتم) کرتے ھیں۔ اس واقعے کی مکمل تفصیل مذھب جعفریہ کی مختلف کتب میں موجود ھے جن میں بحارالانوار، مقتل ابی طالب شامل ھیں

چند اور واقعات کی طرف نظر ڈالتے ھیں جس سے اس عبادت کی اھمیت کا اندازہ ھو پاے گا۔ھم اگر دور پیغمبرﷺ میں نظر ڈالتے ھیں تو یہ نمایاں واقعہ نظر آتا ھے۔

حضرت اویس قرنی رسول اکرمﷺ کے جلیل القدر صحابی تھے۔ ایک جنگ میں حضور ﷺ کا ایک دندان مبارک شہید ھو گیا۔ اویس اس جنگ میں موجود نہیں تھے حضرت اویس کو جب خبر ملی کہ حضورﷺ کا ایک دندان شہید ھو گیا ھے تو وہ غم سے نڈھال ھو گے۔ حضرت اویس قرنی اس بات سے لا علم تھے کے حضور ﷺ کا کون سا دندان پاک شہید ھوا ھے اس لیے انہوں نے اپنے تمام دانت توڑ لیے۔حضرت اویس قرنی کے اس عشق رسولﷺ پر مبنی عمل کو رسول اکرمﷺ اور اھلبیتؑ نے پسند فرمایا۔

اس واقعہ سے اندازہ ھوتا ھے کہ شریعت کا تقاضے کچھ ھوتے ھیں اور عشق کے تقاضے کچھ اور ھوتے ھیں۔ اور جہاں سوال ھو عشق محمدؐ و آل محمدؐ کا تو شریعت بھی عشق محمد و آل محمدؐ کے سامنے مجبو اور پابند ھوتی ھے۔

اب ایک اور واقعے کی طرف نظر ڈالتے ھیں۔ مزھب جعفریہ کی مستند کتاب بحار النوار میں روایت ھے کہ ایک بار حضرت حوا گم ھو گیں اور حضرت آدم ان کو تلاش کرتے کرتے کربلا کی سر زمین تک پہنچ گے۔ وھاں ان کے پیر میں ایک کانٹا چب گیا جس کے نتیجے میں ان کے پیر سے خون جاری ھونا شروع ھو گیا۔آدم نے اللّٰہ سے سوال کیا کہ اللّٰہ یہ کیسا امتحان ھے؟اللّٰہ نے کہا آدم یہ امتحان نہیں ھے بلکہ جس سر زمین پر تم کھڑے ھو اس سر زمین پر میری سب سے عزیز ھستی حسینؑ کا خون بھایا جاے گا۔ ھر پیغمبر کے لیے ضروری ھے کہ وہ حسینؑ کے غم میں خون کا نذرانہ دیں۔

کتاب بحار النوار میں ھی حضرت موسیؑ سے بھی اس طرح کا واقعہ منسوب ھے۔تاریخ میں ایسے اور بھی کی واقعات موجود ھیں جس میں عشق مولا حسینؑ میں معصومینؑ نے خون بھا کر نذرانہ عقیدت پیش کیا ھے۔

ایک اور واقعے پر توجہ دیں۔ ایک روز ایک شخص امام محمد باقرؑ کے گھر کے باھر سے گزر رھا تھا۔ گھر کی چھت کے پرنالے سے چند قطرے خون اس شخص پر گر گے۔ اس

شخص نے دروازے پر دستک دی اور جب امام باقرؑنے دروازہ کھولا تو اس شخص نے کہا مولاؑ آپ نے شاید کوی جانور ضبح کیا ھے اور اس کا خون پرنالے سے گر کر میرے کپڑوں پر لگ گیا ھے۔ جس کی وجہ سے میرے کپڑے ناپاك ھو گے ھیں۔ مولا آپ تو امام ھیں آپ کو تو خیال کرنا چاھیے تھا کہ کوی راھگیر اس خون سے ناپاك نہ ھو جاے۔ مولا امام باقرؑ نے جواب دیا کہ یہ خون کسی جانور کا نہیں ھے اور نہ یہ خون ناپاك ھے بلکہ یہ تو میرے بابا سجادؑ کا خون ھے۔ میرے بابا کو جب بھی ان کے بابا مولا حسینؑ یاد آتے ھیں تو وہ غم سے نڈھال ھو کر اپنے سر کو زخمی کر لیتے ھیں جس کے نتیجے میں خون جاری ھو جاتا ھے۔ ایک اور واقعے کی جانب توجہ کیجیے۔حضرت معصومہؑ قم(خواھر امام رضاؑ) جب اپنے بھای سے ملاقات کی خاطر ایران پہنچیں تو قم کے مقام پر ان کو خبر ملی کہ امام شہید ھو گے ھیں۔ بی بیؑ نے شدت غم سے نڈھال ھو کر اپنا سر مبارك چوب محمل سے ٹکرا دیا جس کی وجہ سے ان کے سر سے خون جاری ھو گیا۔ بی بیؑ نے اتنی شدت سے سر کو چوب محمل سے ٹکرایا تھا کہ اس ضربت کے نتیجے میں وہ شہید ھو گیں۔یہ وہ چند واقعات تھے جن میں معصومینؑ نے عشق حسینی میں سرشار ھو کر خون کا پرسا دیا۔اس سے یہ نتیجہ ملتا ھے کہ عشق حسینی میں ھر عمل جایز ھے اور اگر وہ عمل سنت معصومینؑ ھو تو وہ عمل اطہر اور پاك ھو جاتا ھے اور اس پر عمل ھر مومن کے لیے ضروری ھو جاتا ھے۔

امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ ھر مومن کے لیے ضروری ھے کہ وہ زندگی میں ایک بار تو ضرور خون کا پرسا دے۔ یہ انتہای برتر اور افضل عبادت ھے۔ قلندر و اولیا اکرام نے بھی عشق مولا حسینؑ میں خون کا پرسا دیا اور اس عمل کو صلواۃ اعلی کا نام دیا ھے یعنی عظیم اور بزرگ ترین عبادت۔ حضرت لال شہباز قلندر کو لال کے نام سے اس لیے یاد کیا جاتا ھے کیونکہ وہ جب بھی وقتؑ عزاداری مولا حسینؑ ھوتا تو وہ کانٹے بچھاتے تھے اور ان کانٹوں پر لوٹتے تھے جس کے نتیجے میں ان کا پورا جسم خون سے لال ھو جاتا تھا اس لیے ان کا نام لال مشہور ھو گیا۔

عظیم صوفی بزرگ حضرت بابا فرید گنج شکر بھی خون کا پرسا دیتے تھے وہ اپنا سر پتھر سے ٹکرا کر خون کا پرسا دیتے تھے اور اسی کے نتیجے میں ان کی شہادت بھی ہوی تھی۔تمام مومنین کو اس عبادت کی عظمت کو سمجھنا چاہیے اور ایسے کسی شیطانی ھتھکنڈے کا شکار نہیں ہونا چاہیے جس کے نتیجے میں ہم عزاداری حسنؑ سے دور ہو جایں۔کیونکہ بقول خمینی صاحب کے کہ عزاداری ہماری شہ رگ ہے اور شیعہ عزاداری کے بغیر نا مکمل ہے صرف مردوں کو ہی نہیں بلکہ عورتوں کو بھی اس پاک عبادت کا حصہ بننا چاہیے ۔ کیونکہ در اصل یہ سنت حضرت زینبؑ ہے اس لیے خواتین بھی اس کا حصہ بن سکتی ہیں۔میری والدہ ڈاکٹر فرحانہ حسین کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ وہ دنیا کی پہلی قمہ زن خاتون ہیں۔جنہوں نے ایران کے سخت ماحول میں بھی کی بار اس پاک عبادت کو سر عام انجام دیا ۔ اور ان سے متاثر ہو کر آج عرب و ایران میں کی خواتین خون کا پرسا دے رہی ہیں یا اس کی خواھشمند ہیں۔میری تمام مومنین اور مومنات سے گزارش ہے کہ جو جو اس پاک عبادت کو انجام دیتا ہے وہ اس کے احترام کو ملحوظ خاطر رکھے اور اس کی تبلیغ اور ترویج کے لیے کوششیں کرے ۔ اور جو افراد ابھی تک اس پاک عبادت کو انجام نہیں دے پاے ہیں وہ جلد از جلد اس عبادت کو انجام دینے والوں میں شامل ہو جایں۔ مولاً سلامت رکھیں تمام عزاداران حسینی کو۔

جب جب لعین خامنہ ای نے خون کے پرسے کے خلاف فتوابازی شروع کی تو عراق کے جید عالم دین آیت اللہ حکیم نے اپنا عقیدہ فارسی کے ان دو شعروں میں پیش کیا تھا۔

داد فتوا عاشقان را سر شکستن جایز است

چوب محمل شاھد این ابتکارِ زینب است

مولا امام نقیؑ نے فرمایا: حضرت زینبؑ ہماری رازق ہیں۔۔۔حضرت زینبؑ نے ہمیں رزق عزاداری سے نوازا ہے۔ بی بی زینبؑ بیشک خالق عزاداری ہیں۔

مطہری کا پوسٹ مارٹم

ہر دور میں ہمارے درمیان دو طرح کے علما کے گروہ پاے جاتے ھیں ۔علما کا ایک گروہ ایسا ہوتا ھے جو علما حق ہوتے ھیں جو بغیر کسی لالچ اور فایدے دین حق کی تبلیغ و ترویج کرتے ھیں اور ایک گروہ علما کا ایسا بھی ہوتا ھے جو علما سو کہلاتا ھے ۔یہ وہ گروہ ہوتا جس کے تبلیغ دین میں ذاتی مقاصد ہوتے ھیں اور اس گروہ کا مقصد صرف اپنے ذاتی فایدے حاصل کرنا ہوتا ھے۔ ان میں سے اکثر ایسے ہوتے ھیں جو بیرونی طاقتوں اور خارجیوں کے اشاروں پر ہماری صفوں میں انتشار پھیلاتے ھیں اور ان کی کوشش ہوتی ھے کہ دین حق کی شکل کو خراب کیا جاے مسخ کیا جاے۔اس طرح کے عمل کو انجام دینے کے لیے علما سو بہت دھیمہ اور دلنشین رویہ اختیار کرتے ھیں جو ہر کسی کے دل کو بھاتا ھے اور ناپختہ اور کمزور ذھنوں کے مالک افراد ان سے فوری متاثر ہو جاتے ھیں۔ویسے تو ہماری تاریخ میں بہت سے ایسے نام نہاد علما گزرے ھیں جو چاھتے تھے کہ دین کا حلیہ بگاڑ دیا جاے مگر ان میں سے سر فہرست جس شخص کا نام آتا ھے وہ ھے مرتضی مطہری ۔کہنے کو تو مرتضی مطہری شیعہ تھے مگر در اصل وہ خارجیوں اور وھابیوں کے ھاتھوں کی کٹھپتلی تھے۔مطہری تہران یونیورسٹی میں استاد تھے ان کو فلسفے پر تصرف حاصل تھا ۔

وہ اسلام اور فلسفے پر کافی تحقیق کرتے رھے ان جناب کی کافی ساری کتب بھی منظر عام پر آیں جو عوام میں کافی مقبول بھی ھویں ۔یہ صاحب مجالس وغیرہ بھی پڑھا کرتے تھے اور انہوں نے ایسا انداز اختیار کیا ہوا تھا جو عوامی سطح پر کافی مقبول تھا۔ جب ان کی شہرت اور مقبولیت عروج پر پہنچی تو انہوں نے کچھ ایسی تصانیف لکھیں جو کافی عجیب و غریب فکر کو پیش کرتی تھیں ان کی یہ تصانیف اور اس میں پیش کردہ سوچ کو دیکھ کر کہیں سے بھی ایسا نہیں لگتا کہ ان تصانیف کو لکھنے والا ایک شیعہ ھے۔ ان کی دو کتابیں روز عاشورہ اور حماسہ حسینی ایک جیسے موضوعات پر

شایع ہویں۔ ان کتابوں کا موضوع روز عاشورہ اور اس روز پیش آنے والے واقعات کی حقیقت تھا۔ ان کی کتاب حماسہ حسینی میں ایک ایسی سوچ سامنے آی جس کے بارے میں کبھی کوی سوچ بھی نہیں سکتا تھا مطہری نے اپنی اس کتاب میں اپنی فاسخ اور جھوٹی تحقیق سے یہ بات ثابت کرنے کی کوشش کی کہ (نعوذباللّٰہ) کربلا میں ۳ دن کوی شہید پیاسا نہیں تھا اور کربلا میں ۳ دن پانی موجود تھا اور یہاں تک کہ شب عاشور بھی پانی تھا جس سے تمام شہدا کربلا نے غسل کیا اور پانی پیا۔(حوالہ حماسہ حسینی صفحہ ۴۲)

اس کتاب میں صرف یہ ھی نہیں بلکہ اور بھی بہت مغلضات اور بکواس باتیں موجود ھیں۔ اس کتاب میں مطہری نے اکثر مصایب کربلا کو (نعوذباللّٰہ) جھوٹا قرار دیا ھے۔ مثال کے طور پر اس کتاب میں مطہری نے لکھا ھے کہ مادر حضرت علی اکبرؑ (حضرت لیلیٰؑ) سرے سے کربلا میں موجود ھی نہیں تھیں اور ان سے منصوب تمام مصایب (نعوذباللّٰہ) غلط ھیں۔ اس کے علاوہ اس نے حضرت قاسمؑ کی شہادت کے طریقہ کار سے بھی انکار کیا ھے اور اس کو بھی غلط بتایا ھے۔

ہم شیعوں کا ایک بنیادی عقیدہ ھے کہ جہاں بھی فرش عزا بچھای جاتی ھے اور جہاں بھی ذکر مولا حسینؑ ھوتا ھے تو وھاں مولا حسینؑ کی مادر گرامی جناب بی بی فاطمہؑ اپنے لال کا پرسہ لینے ضرور آتی ھیں۔ مرتضی مطہری نے اپنی کتاب حماسہ حسینی میں اس عقیدے کو بھی سراسر رد کیا اور اس عقیدے کا بھونڈے طریقے سے مذاق اڑایا ھے۔ جب یہ کتاب آج سے ۲۵ سال قبل ایران جیسے شیعہ آبادی والے ملک میں منظر عام پر آی تو وھاں کے مومنین نے اس سوچ کو قبول کرنے سے انکار کردیا اور لوگوں میں اشتعال پھیل گیا اسی اشتعال میں آکر کچھ لوگوں نے اسے قتل کردیا۔ پھر اس کتاب کو کافی عرصے تک دبا دیا گیا مگر آج اتنے سالوں بعد یہ کتاب ایک سازش کے تحت منظر عام پر لای جا رھی ھے۔ اور کچھ ھمارے درمیان موجود منافقین ایسے بھی ھیں جو مطہری کے خیالات کا دفاع کرتے ھیں اور اس کی سوچ کو صحیح قرار دیتے ھیں۔ میرا

ان سب سے یہ سوال ہے کہ آپ کسی ایسے شخص کا دفاع کیسے کر سکتے ہیں جو بنیادی شیعہ عقاید کا ہی منکر ہو؟آپ کسی ایسے مولوی کی وکالت کیسے کر سکتے ہیں جو یہ عقیدہ عام کرنا چاہتا ہے کہ (نعوذباللّٰہ) کربلا میں ۳ دن پانی موجود تھا؟ کوی بھی حلالی شیعہ ایسے شخص کا دفاع نہیں کرسکتا جو واقعات کربلا کا ہی منکر ہو۔

میری تمام مومنین سے درخواست ہے کہ اس مولوی کی تمام تصانیف کا بایکاٹ کیا جاے اس کی کتب کو پڑھنے سے اجتناب کیا جاے اور اس مولوی کی حقیقت کو عام کیا جاے۔ آج ہمارے ملک کے ہر شیعہ کتب خانے میں اس فاسخ مولوی کی کتب موجود ہیں میری تمام مومنین سے گزارش ہے کہ مطہری کی کتب کی خریدو فروخت سے گریز کیا جاے۔ ہم کو ڈرنا چاهیے اس وقت سے جب ایسی بے تکی اور بکواس کتابیں وهابی اور خارجی مولویوں کے هاتھ لگ جایں گی اور وہ هم کو همارے هی مولویوں کی لکھی هوی کتابوں سے زیر کرنے کی کوششیں کریں گے۔ هم سب کو هوش کرنا چاهیے ۔ اللّٰہ کی لعنت هو هر منکر کربلا اور منکر ولایت مولا علیؑ پر۔

علامہ اقبال نے اسی قسم کے ملاوں کے لیے فرمایا تھا۔

دین کافری فکر و تدبیر و جہاد

دین ملا فی سبیل اللّٰہ فساد

امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: جس نے واقعہ کربلا کا انکار کیا یا اس کو بھلا دیا اس نے دراصل اسلام کا انکار کیا۔۔ واقعہ کربلا کے سوا اسلام کے دامن میں کچھ بھی نہیں اور یہ واقعہ ہی اسلام کی تا حال موجودگی کا سبب ہے اگر یہ واقعہ نہ ہوتا تو آج نہ کوئی اسلام کا نام لیوا ہوتا نہ کوئی اللہ کا نام لیوا ہوتا۔

تقلید، مجتہد اور خود ساختہ امام

گذشتہ کچھ عرصے میں اجتہاد تقلید اور مجتہد کو ہمارے فقہ جعفریہ میں زبردستی داخل کردیا گیا ۔ جبکہ کسی مولوی کی تقلید اجتہاد اور مجتہد کبھی بھی شروع سے شیعہ مذہب کا حصہ نہیں رہے ۔ شیعہ مذہب کی بنیاد ہمیشہ سے قران اور احادیث معصومینؑ رہے ہیں۔ اور معصومینؑ نے ہمیشہ سے اجماع، دلیل عقل انسانی اجتہاد اور فتوے بازی کی مخالفت کی ھے۔ آج کے نوجوان نسل میں اجتہاد، مجتہد اور تقلید کے حوالے سے کافی سوال اٹھتے ہین جن کا جواب دینے کی یہاں کوشش کی گی ھے۔ آسان فہم زبان میں بیان کیا جاے تو مجتہد وہ ہوتا ھے جو حدیث معصومؑ کو رد کرتے ہوے اپنی عقل ناقص کے ذریعے اجتہاد کرکے دینی شرعی مسلوں کا حل بتاتا ھے، فتوے دیتا ھے۔ اور ہر مجتہد کے کچھ ماننے والے ہوتے ہیں جن کو مقلد کہا جاتا ھے جو اپنے مجتہد کی ہر اچھی بری بات اور فتوے کو مانتے ہیں اور اس کی تقلید کرتے ہیں۔ دنیا مین آج بہت سارے مجتہد ہیں اور سب کے اپنے اپنے الگ الگ مقلدین ہیں ہر مجتہد کے فیصلوں اور فتووں میں تضاد پایا جاتا ھے کیونکہ ان میں سے کوی بھی حدیث معصومؑ اور قران سے نہیں بلکہ اپنی عقل ناقص سے فیصلے دیتے ہیں اور ایسے تمام فتوا باز مجتہدوں کے لیے مولا علیؑ نہج البلاغہ میں اپنے اٹھارویں خطبے مین کچھ یوں فرمایا ھے۔ مولا علیؑ نے نہج البلاغہ مین اپنے خطبہ نمبر ۱۸ میں مختلف الارا فتوا باز مجتہدوں کی مذمت میں فرمایا کے ان میں سے کسی ایک کے سامنے کوی معاملہ فیصلہ کے لیے پیش ہوتا ھے تو وہ اپنی راے سے اس کا حکم لگادیتا ھے پھر وہی مسلہ بعینہ دوسرے کے سامنے پیش ہوتا ھے تو وہ اس پہلے کے حکم کے خلاف حکم دیتا ھے پھر یہ تمام کے تمام قاضی اپنے اس خلیفہ کے پاس جمع ہوتے ہیں جس نے انھیں قاضی بنا رکھا ھے ۔تو وہ سب رایوں کو صحیح قرار دیتا ھے ۔ حالانکہ ان کا اللہ ایک نبی ﷺ ایک اور کتاب ایک ھے انہیں غور تو کرنا چاھیے۔ آگے مولاؑ فرماتے ہیں اللہ نے تو انہیں

اختلاف سے بچنے کا حکم دیا تھا مگر ان سب میں اختلاف پایا جاتا ہے اور یہ سب آپس میں اختلاف کر کے عمدا اللّٰہ کی نافرمانی کرنا چاہتے ہیں۔ (نعوذ باللّٰہ) اللّٰہ نے دین ادھورا چھوڑ دیا تھا جو یہ اس کا ہاتھ بٹانے کے خواہشمند ہیں یا یہ (فتوا باز مولوی) اللّٰہ کے شریک تھے جو انہیں اللّٰہ کا احکام میں دخل دینے کا حق ہو۔ یا یہ سمجھتے ہیں کہ (نعوذباللّٰہ) رسول نے دین کو پہنچانے میں کوی کوتاھی کردی تھی جو یہ (فتوا باز مولوی) اس کو مکمل کرنے کے خواہشمند ہیں۔ قران میں تو اللّٰہ نے یہ فرمایا ہے کہ ہم نے کتاب میں کسی چیز کے بیان کرنے میں کوتاھی نہیں کی اس میں ہر چیز واضح بیان ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ قران کے بعض حصے بعض حصوں کی تصدیق کرتے ہیں اور اس میں کوی اختلاف نہیں ہے۔

مولاے دو جہاں نے اپنے اس خطبے میں صاف انداز میں فتوا دینے والے مجتہد کی مذمت کی ہے۔ اور ہر حلالی مومن کے لیے مولاؑ کا یہ حکم ہی کافی ہونا چاہیے۔جاننا چاہیے کہ اطیعو اللّٰہ و اطیعو الرسول و اولی الامر منکم (اولی الامر صرف معصومینؑ ہیں) لہذا یہ ایسی معصومؑ ہستیاں ہیں جن میں کبھی اختلاف نہیں ہوسکتا جو پہلے کا حکم وھی بارھویں کا ہے جو شریعت جو فیصلہ پہلے معصومؑ کا ہے وہ بعد کے معصومینؑ کا ہے۔ اگر ہم کسی غیر معصومؑ کی عقلِ ناقص کے فیصلے فتوے اور اس کی بتای ہوی کوی شے یا کسی حکم کو شریعت میں واجب الا طاعت تسلیم کرلیں گے تو ہماری عقل کا قصور ہوگا کیوں کہ عقول نورانیہ یعنی معصومینؑ ہی تابع وحی الہی ہیں اس لیے اگر اہل دانش غیر معصومؑ کے ظن و تخمین و قیاس و اجتہاد اور استصحاب کو امور دینیہ و شرعیہ میں شریک کرلیں گے تو یہ صریحا ہادی معصومؑ کے احکام کی نفی ہوگی۔میں کچھ اور احادیث معصومؑ بھی پیش کرتا ہوں تاکہ اجتہاد اور مجتہد کا معاملہ اور واضح ہو جاے۔

کتاب کمال الدین اتمام نعمۃ میں ایک روایت ہے کہ امام جعفر صادقؑ سے سوال کیا گیا کہ لوگوں کے لیے ایک ایسا زمانہ بھی آے گا جس زمانے میں وہ اپنے امام کو نہ پہچان

سکیں گے ؟ تو امام نے فرمایا ھاں ایسا زمانہ ضرور آے گا حرث بن مغیرہ کہتے ھیں میں نے امامؑ سے پوچھا پھر اس زمانے میں لوگوں کو کیا کرنا چاھیے؟ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا پہلے والے امر (یعنی پہلے کے ۱۱ اماموں کے حکم) سے اپنے آپ کو متعلق رکھیں یہاں تک کہ امام آخرؑ ظہور فرما جایں۔

ایک اور حدیث میں امام جعفر صادقؑ نے واضع طور پر فتواباز مجتہدوں کے بارے مین فر مایا جو شخص بغیر علم اور بغیر ھدایت (خداو معصومؑ) لوگوں کو فتوے دیتا ھے اس پر ملایکہ رحمت اور ملایکہ عذاب لعنت بھیجتے ھیں اور جو ان فتووں پر عمل کرتے ھیں ان کا گناہ بھی فتوا دینے والے کے سر جاتا ھے۔

پس قران نے انسانوں کو کافر ظالم فاسق و لعنتی فتوابازوں کے رحم و کرم پر نہیں چھوڑا بلکہ ایک مسلسل اور لا متناھی سلسلہ معصومؑ قیادت کی نشاندھی ان الفاظ میں کی فسلو اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون(ترجمہ جو کچھ تمھیں معلوم نہیں ھو اسے اھل الذکر سے پوچھ لو۔ (اھل الذکر صرف معصومینؑ ھیں)

اب سوال یہ اٹھتا ھے کہ غیبت امام زمانہؑ میں لوگ کس طرح ھدایت حاصل کریں گے اس سوال کا جواب بھی معصومؑ کی ھی زبان و قلم سے سنیے۔

کتاب احتجاج طبرسی میں امام زمانہؑ کا فرمان موجود ھے جس میں امامؑ فرماتے ھیں کہ جب تم ھم تک نہ پہنچ سکو تو ایسے زمانے میں تم ھماری حدیث بیان کرنے والوں کی طرف رجوع کرنا جو میری طرف سے تم پر حجت ھیں اور یاد رکھو میں حجت خدا ھوں۔(یہاں کسی مجتہد اور فتواباز کا ذکر نہیں کیا گیا بلکہ احادیث معصومؑ بیان کرنے والے علما حق کی طرف اشارہ ھے۔)

رسالت مابؐ کا ارشاد ھے کہ میں تم لوگوں کے درمیان دو گرانقدر چیزیں چھوڑ کر جا رھا ھوں۔ پہلی چیز ھے قران اور دوسری چیز ھے میری عطرت جو میرے اھلبیتؑ ھیں اگر ان دونوں سے متمسک رھو گے تو میرے بعد ھر گز گمراہ نہیں ھوگے ۔(آج لوگ کتاب خدا اور احادیث معصومؑ کو چھوڑ کر مجتہد کی ذاتی کتاب کو مان رھے ھیں جو اس

حدیث نبوی کی کھلی خلاف ورزی ھے)

فقه جعفریه کے عظیم محقق علامه محمد باقر کمری نے کتاب خصال میں اپنے مقدمه کی فصل چہارم جس کا عنوان روش مکتب شیخ صدوق اور فتوی و بیان احکام دین قرار دیا کے صفحه ۵۷ پر اجتہاد و تقلید کی پول کھولتے ہوئے فرمایا ھے که امام حسن عسکری کی شہادت ۲۶۰ ھجری میں ھوا اس وقت سے لے کر ۴۰۰ ھجری تک یعنی ۱۴۰ سال تک شیعه اخباری مسلک رکھتے تھے (اخباری ان کو کھتے ھیں جو صرف قران اور حدیث معصوم کی روشنی میں زندگی گزارتے ھیں اور اجتہاد اور انسانوں کی تقلید کو حرام سمجھتے ھیں اور صرف معصومین کی تقلید کرتے ھیں.) آگے لکھتے ھیں شیعوں میں چوتھی صدی ھجری تک صرف کتاب خدا یعنی قران مجید اور جناب رسول ﷺ و معصومین کی احادیث حکم شرعی کی دلیل تھی. لیکن جب شیعوں نے عامه اھلسنت کی پیروی میں اصول اور فقه میں احادیث سے جدا ھو کر کتابیں لکھیں تو اھلسنت کے طریقے و روش پر احکام فقه اسلامی کے لیے اجماع و دلیل عقل کو بھی شامل کر لیا اور جب انہیں یه پته چلا که یه دونوں دلیلیں (یعنی اجماع و دلیل عقل) مکتب اھلبیت کے خلاف ھیں تو اس کی توجیہه و تاویل کرنے میں مشغول و مصروف ھو گئے .

مندرجه بالا بیان ثابت کرتا ھے که شیعه مزھب ۴۰۰ ھجری تک اجتہادی تخریب کاری سے سراسر پاك تھا. اجتہاد کے شیعوں میں گھس آنے کے بعد بھی شیعوں میں ایسے لوگ موجود رھے جنہوں نے اجتہاد کو رد کر کے ھمیشه قران و حدیث معصومین کو صرف دو اصلی و حقیقی دلایل شرعی قرار دیا.

اس دور جدید میں فتوا باز مجتہدوں کا ایک ٹوله ایسا بھی ھے جس نے امامت میں خیانت کرنے کی جرات کی ھے . اس ٹولے نے اپنے سر کردہ مجتہد مولوی کو امام جیسا عظیم المرتبت خطاب دے ڈالا جو صرف منجانب خدا معصوم کے لیے مختص ھے اور کسی غیر معصوم کو امام کھلوانے کا کوی حق نہیں ھے. اس سلسلے مین امام حسن

عسکریؑ نے فرمایا ایک دور ایسا آیے گا جب ہمارے شیعوں کا ایک طبقہ ۱۲ یا ۱۴ اماموں کو ماننا شروع کردیے گا۔ سچے مومنین کے لیے ضروری ہے کہ ایسے افراد جو کسی غیر معصومؑ کو امام کہتے ہیں نہ ان کی خوشی میں شریک ہوں نہ غم میں اور ایسے بد عقیدہ لوگوں سے قطع تعلق کر لیں۔(بحار الانوار)

خود ساختہ اماموں اور ان کے ماننے والوں کے خلاف مولا علیؑ نے فرمایا جو کوی بھی کسی غیر معصوم کو امام کہے وہ شیاطین کے گروہ سے ہے۔

امام محمد باقرؑ کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالی نے فرما دیا ہے کہ میں اسلام میں ہر ایسی رعیت کو عذاب میں داخل کروں گا جو کسی ایسے امام کی اطاعت میں دین سمجھے اور وہ امام منجانب خدا نہ ہو۔

اب کچھ لوگ کج بحثی کرتے ہویے اور حکم معصومؑ کو جھٹلاتے ہویے یہ سوال کر سکتے ہیں کے مسجد کے مولوی کو بھی تو پیش امام کہا جاتا ہے تو پھر مجتہد کو امام کہنے میں کیا حرج ہے؟ ان تما افراد کو جاننا چاہیے کہ مذہب شیعہ میں کسی بھی غیر معصومؑ کو امام کہنے کی اجازت نہیں ہے۔ جو لوگ نماز پڑھانے والے مولوی کو پیش امام کہتے ہیں وہ بھی غلطی پر ہیں۔نماز پڑھانے والا مولوی پیش نماز ہوتا ہے پیش امام نہیں۔ نماز پڑھانے والے کو پیش امام یا امام مسجد کہنا غلط ہے اور یہ گناہ کے زمرے میں آتا ہے۔

اللہ غارت کرے ایسے تمام مجتہدوں کو جو معصومینؑ کے حق پر ڈاکہ ڈالتے ہیں اپنی ناجایز تقلید کرواتے ہیں اور خود کو امام کہلواتے ہیں۔

مولا امام جعفر صادق نے فرمایا: جو شخص بھی دین اسلام میں فتوا دیتا ہے وہ ناپاک ولادت کا نتیجہ ہے۔ مذہب اسلام کا فتوا بازی سے کوی تعلق نہیں۔

مولا امام تقیؑ نے فرمایا ہر وہ شخص جو غیر معصوم ہوتے ہوے خود کو امام کھلوا ے وہ مجسم شیطان ہے۔

مولا علیؑ کی حدیث ملکوتی

(یہ مولا علیؑ کا وہ خطبہ ہے جس سے نصیریت اور نصیری سوچ کی نفی ہوتی ہے)

ہم کو خدامت کہو! کیونکہ ہم کو خدا کہنا ہماری شان میں کمی کرنے اور ہم کو محدود کرنے کے مترادف ہے۔ ہم لامحدود ہیں۔ ہم نہ سمجھ میں آنے والی ہستیاں ہیں۔ کمتر بشری سوچیں ہم تک نہیں پہنچ سکتیں۔ ہم تو وہ ہیں جن کے غلاموں پر بھی خدا ہونے کا شایبہ ہوتا ہے۔ ہمارے تو غلام بھی خدائی طاقتوں کے حامل ہیں۔ ہمی ہیں جو اپنے بندوں کو علم غیب سے نوازتے ہیں۔ ہمی نے اپنے غلاموں کو مردوں کو زندہ کرنے کی طاقت سے نوازا۔ ہمی ہیں جو اپنے عاشقوں کو رازق بنادیتے ہیں۔ ہمی ہیں جو اپنے مومن بندوں کو نورانی ہستیوں میں تبدیل کردیتے ہیں۔ ہمارے عشاق کا مقام اتنا بلند ہے کہ ان کی شان میں کئی قرآنی آیات نازل ہوئیں۔۔

ہم ربوں کے رب ہیں۔ خالقوں کے خالق ہیں۔ رازقوں کے رازق ہیں۔ مالکوں کے مالک ہیں۔ بادشاہوں کے بادشاہ ہیں۔ دنیا کا دانا سے دانا انسان بھی ہم تک نہیں پہنچ سکتا انسانی ذہن کبھی ہمارا احاطہ نہیں کرسکتے۔ ہم خدا کے وجود کی اکلوتی دلیل ہیں۔ ہم ہی خدا کے وجود کی وجہ ہیں ہم خدا پر احسان کرنے والی ہستیاں ہیں۔

(حوالہ کتاب تجلی ولایت صفحہ ۳۲ طبع قم)

مولا علیؑ نے فرمایا: میں ہی مخلوق کو مارتا ہوں میں ہی زندہ کرتا ہوں میں ہی مخلوق کو رزق دینے والا ہوں میں نے ہی کائناتوں کو خلق کیا میں نبیوں کو مبعوث کرنے والا ہوں۔ میں صاحب روز قیامت ہوں۔ میں ہی غفور و رحیم ہوں۔

مولا امام تقیؑ کا خطبہ ولایت

تمام حمد وثنا اس رب برحق کی جس نے چشم زدن میں تمام کایناتوں کو خلق کیا۔ تمام تعریفیں اس خلاق حقیقی کے لیے ہیں جس سے دنیا نا آشنا ہے۔ اور گھاٹے میں ہیں وہ لوگ جو اپنے خالق سے نا آشنا ہیں۔ جب سے عالمین خلق ہوے ہیں دو ولایتوں کے درمیان جنگ جاری ہے۔ ایک خدا کی ولایت ہے اور دوسری شیطان کی ولایت ہے۔ خدا کی ولایت ولایتِ علیؑ ہے اور شیطان کی ولایت ہر وہ ولایت ہے جو ولایت علیؑ کے مخالف آتی ہے۔ ولایت علیؑ ہر مومن اور متقی کے لیے بیش قیمت خداوندی تحفہ ہے جو مومن کا خدا سے رابطہ قایم کرتا ہے۔ خدا کی قسم اگر ولایت علیؑ نہ ہوتی تو آج جہاں میں کوئی اللہ کا نام لینے والا نہ ہوتا۔ یہ ولایت علیؑ ہی ہے جو خدا کی خدائی کو قایم رکھے ہوے ہے۔

اے مومنوں! یہ جان لو کے بغیر ولایت کے اقرار کے تمہاری تمام عبادتیں بےکار اور غیر ضروری ہیں۔ ولایتِ علیؑ ہی تم سب کی بخشش کی ضامن ہے اور تمہارے لیے راہ نجات ہے۔ قایم رہو ولایتِ حق پر کیونکہ جب تک تم ولایت پر قایم ہو کوئی باطل طاقت تم پر غلبہ نہیں کر سکتی۔ اپنے روزگار زندگی میں ہر مقام پر ولایت علیؑ پر قایم رہو اور ولایت علیؑ پر قایم ہونے کا اقرار کرتے رہو۔ یہ ولایت علیؑ ہی ہے جو ہر مومن کے لیے کامیابی کا سبب رہے گی۔ اپنی تمام عبادتوں (نماز، روزہ، حج زکات) میں ولایت علیؑ کا اقرار کو شامل کرو کیونکہ باطل عبادتوں اور مومنوں کی عبادت میں واحد فرق علی ولی اللہ کا ہے۔ جو بھی اپنی کسی بھی عبادت کو بغیر اقرار ولایت انجام دیتا ہے وہ ابلیس کی عبادت کرتا ہے۔ اور ابلیس کی عبادت کرنا گناہ کبیرا ہے۔ خدا کے نزدیک مومن وہ ہے جو اٹھتے بیٹھتے اقرار ولایت علیؑ کرتا رہے۔ یہ سچے مومن کی شناخت ہے۔

اے مومنوں ایک ایسا وقت بھی آے گا جب منافقین ہماری ولایت کے مقابلے میں شیطان کی ولایت کو لے آیں گے۔ اور منافقین کا ٹولہ ہماری ولایت کا انکار کردے گا۔ یہ وقت سچے مومنین کے امتحان کا وقت ہوگا اور حقیقی مومن وہی ہوگا جو اس کڑے وقت میں بھی ولایت علیؑ پر قایم رہے گا اور اس کا اقرار کرتا رہے گا۔ ہر مومن کے لیے ضروری ہے کہ وہ تمام شیطانی ولایتوں کا انکار کر کے صرف ولایت علیؑ کا اقرار کرے۔ کیونکہ یہ ہی صراط مستقیم ہے۔ (حوالہ: کتاب تجلی ولایت صفحہ ۱۰۸ طبع قم)

(واضح رہے کے امامؑ نے اپنے اس خطبے میں نماز سمیت ہر عبادت میں علی ولی اللہ کے اقرار کو لازم قرار دیا ہے اور ولایت علیؑ کے علاوہ ہر ولایت کو شیطانی ولایت کہا ہے یعنی آج کے مجتہد کی ایجاد کردہ ولایت فقیہی بھی باطل اور شیطانی ولایت ہے۔ لعنت ہو ولایت فقیہی کو ایجاد کرنے والے مجسم شیطانوں پر)

مولا علیؑ نے فرمایا: میں ہی مومن کی نماز، روزہ، حج زکوۃ اور جہاد ہوں۔

کچھ اقتباسات کتاب مہدیؑ برحق سے

ویسے تو امام زمانہؑ کے ظہور اور اس وقت پیش آنے والے واقعات کے حوالے سے کثیر تعداد میں کتب شایع ہو چکی ہیں مگر ان تمام کتب میں سے بہت کم کتب ایسی ہوتی ہیں جنہیں مستند کتب ہونے کا درجہ حاصل ہوتا ہے۔ مہدیؑ برحق بھی ایک ایسی کتاب ہے جس میں امام کی آمد اور اس سے پہلے اور اس کے بعد پیش آنے والے واقعات پر روشنی ڈالی گئ ہے۔ اس کتاب کو ایران کے جید عالم دین شیخ فدا اللہ کرمانی نے تالیف کیا ہے اور اس کتاب کو تالیف کرنے کے لیے انہوں نے مستند ترین اسلامی کتب سے استفادہ کیا ہے۔ یہ کتاب سال ۱۹۹۲ میں شایع ہوئ اور تب سے ہی ایک مستند کتاب کا درجہ رکھتی ہے اور ایران کے حوضہ علمیہ میں بھی اس سے استفادہ ہوتا ہے۔ اسی کتاب میں آمد امامؑ اور اس کے بعد ہونے والے قتل عام اور امامؑ کے مخالفین اور ان کی شناخت پر روشنی ڈالی گئ ہے۔ فدا اللہ کرمانی اپنی کتاب مہدیؑ برحق کے صفحہ ۸۴ پر لکھتے ہیں کہ آمد امامؑ کے بعد مسلمان علما کی اکثریت امامؑ کا انکار کر دے گی اور سب سے بڑی مخالفت حوضہ علمی قم سے کی جاے گی۔ دنیا کے تمام ملا مولوی اور مجتہد یہاں جمع ہونگے اور جب دیکھیں گے کہ ان کا دین فروشی کا بازار اب بند ہو رہا ہے اور ان کے پاس خمس، ذکات اور خیرات کے مد میں آنے والی دولت کے راستے بند ہونے والے ہیں تو تمام ملا، مولوی اور مجتہدوں کا فیصلہ ہوگا کہ امام مہدیؑ کی مخالفت کی جاے اور امام سے جنگ کی جاے۔

شہر قم میں دو سوکھی ہوئ نہریں موجود ہیں۔ جو ہمیشہ خشک رہتی ہیں اور ان میں کبھی پانی نہیں پایا جاتا فدا اللہ کرمانی لکھتے ہیں یہ نہریں مجتہدوں کی کشتارگاہ بن جایں گی ۔۔۔۔ امام مہدیؑ کی تلوار سے ۲۰۰۰ مجتہد، مولوی اور ملا جہنم رسید ہونگے اور یہ دو نہریں ان مجتہدوں، ملویوں اور ملاوں کے خون سے بھر جایں گی۔ ان مجتہدوں کو اپنی ناجایز تقلید کرانے، ناجایز خمس وصول کرنے اور اپنے دلوں میں معصومینؑ سے دشمنی رکھنے کی سزا دی جاے گی۔

(ہماری ملت کو ہوش کے ناخن لینا چاہیے اور مولوی پرستی سے باز آ جانا چاہیے کیونکہ یہ ملا، مولوی اور مجتہد ہی اصل دشمن معصومینؑ ہیں یہ ہی ہیں جو معصومینؑ کا حق غصب کرتے ہیں۔)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آخری زمانے میں میری امت کے سب سے برے لوگ میری امت کے علما ہونگے۔

یہودی ایجنٹ کون؟

مولوی پرست معاشرے کا یہ طرز عمل بن چکا ہے کہ جو بھی آواز حق بلند کرتا ہے۔ جو بھی فضائل محمدؐ و آل محمدؐ بیان کرتا ہے جو بھی وکالت ولایت علیؑ کرے جو بھی مجتہد، ملا اور مولوی کے خلاف بات کرے اس کو بغیر کچھ سوچے سمجھے یہودی اور اسرائیلی ایجنٹ ہونے کے لقب سے نواز دیا جاتا ہے۔ مگر یہ الزامات لگانے والے کبھی اپنے گریبان میں جھانک کر نہیں دیکھتے کی اصل حقیقت کیا ہے۔

میری کتاب آنے کے بعد مجھ پر بھی مولوی پرست مجتہد پرست لوگوں نے اسی قسم کے الزامات لگائے۔ کسی بھی حرف حق کا علمی جواب دینے کی صلاحیت تو ان مولوی پرست مقلدوں میں ہوتی نہیں ہے اس لیے یہ بدنسل لوگ علیؑ والوں پر اس قسم کے بے بنیاد الزامات لگانے لگتے ہیں۔ جبکہ اصلیت یہ ہے کہ جن مولویوں مجتہدوں اور ملاؤں کی حمایت میں یہ مجتہد پرست لوگ ہم جیسے علیؑ والوں پر الزام لگاتے ہیں وہی مولوی ملا اور مجتہد ہی حقیقی یہودی نواز اور اسرائیلی ایجنٹ ہیں۔ ہم تو یہودیوں سے بہت دور ہیں ہمارے ملک میں تو کوئی یہودی ہے ہی نہیں ہمارے ملک میں تو کوئی یہودی عبادت گاہ بھی موجود نہیں ہم پر الزام لگانے والے ایران جا کر دیکھیں جہاں ہزاروں کی تعداد میں یہودی مجتہدوں کی حکومت کے زیر سایہ زندگی گزار رہے ہیں۔ ایران میں ہزاروں یہودی اور ان کی سیکڑوں عبادتگاہیں موجود ہیں جو مجتہدوں کی زیر سایہ کام کر رہی ہیں وہاں بڑی تعداد میں یہودی شراب خانے بھی موجود ہیں اور ایرانی پارلیمنٹ میں یہودیوں کو نمایندگی بھی حاصل ہے۔۔ ہم پر یہودی ایجنٹ ہونے کا الزام لگانے والے پہلے اپنے پلید آقاوں سے سوال کریں کہ ان کی یہودیوں پر اتنی کرم نوازی کے پیچھے ماجرا کیا ہے؟ واضع رہے کہ مسلمانوں کے جتنی بھی فرقے ہیں ان کے ملا یہودی نواز ہی ہوتے ہیں سعودی بد بخت حکومت بھی یہودی نواز ہے اور سعودی فوج پر بھی یہودیت ہی کا غلبہ ہے یہاں تک کہ سعودی بدنسل بادشاہ عبداللہ بھی یہودی ماں کی اولاد ہے (سعودی بادشاہوں کو ماں کے نام سے ہی جاننا اچھا ہے کیونکہ ان کی ماں تو ایک ہوتی ہے باپ لاتعداد ہوتے ہیں)

اسی طرح خمینی صاحب کی زندگی پر بھی نظر ڈالی جاے تو جب انہوں نے انقلاب کی جنبش کا آغاز کیا تو ان کو ملک بدر کر دیا گیا تھا اور ان کو بھی ملک بدر ہونے کے بعد محفوظ پناہ گاہ ایک یہودی زیر اثر ملک فرانس میں ہی ملی۔ فرانس میں انہیں بہت عزت و احترام سے رکھا گیا اور ان کے قدموں میں ڈالرز کے ڈھیر لگا دیے گے۔ اس زمانے میں تمام ذرائع ابلاغ میں باقاعدہ تصاویر آتی تھی جن میں دیکھا جا سکتا تھا کہ خمینی صاحب کے قدموں میں دالرز کے ڈھیر ہوتے تھے اور وہ رعونت کے ساتھ ان ڈالرز کے اوپر چہل قدمی فرماتے تھے۔ اور پھر بعد میں انہی یہودیوں کے زیر سایہ خمینی صاحب ایران میں نام نہاد اسلامی انقلاب لے آے تھے اور یہودیوں کی زیر سرپرستی ایک شیعہ نما وہابی حکومت قایم کی گئی جو آج تک یہودیوں کے تعاون سے قایم ہے۔

بات نکلے گی تو پھر دور تک جاے گی

ایران میں جنبش سبز کے سر براہ
سید حسین موسوی کا ایک انٹرویو

جس طرح کے سب واقف ہیں کہ دنیا بھر میں انقلابیوں کی فضا قایم ہے اور ہر جگہ کی عوام آمریت سے نجات اور حقیقی جمہوریت چاہتے ہیں۔ ایرانی عوام جو ہمیشہ سے حد درجہ ملنسار، مہمان نواز، محب وطن، اور اپنے دلوں میں بے انتہا عشق محمدؐ و آل محمدؐ رکھنے والی قوم رہی ہے وہ بھی اپنے ملک میں موجو آمرانہ مجتہدانہ وہابی یہودی نواز حکومت سے تنگ آ چکی ہے۔ ایرانی عوام بھی تبدیلی چاہتے ہیں اور انتہاپسند ملاوں کی حکومت سے جلد از جلد نجات کے خواہاں ہیں۔ وہاں بھی انقلابی تحریک اپنے عروج پر ہے اور اس تحریک کو بے انتہا ریاستی دہشت گردی کا سامنا ہے۔ ہزاروں یونیورسٹیوں کے طالب علم اس تحریک میں شامل ہیں اور نوجوان نسل مکمل طور پر ملا ریاست کی مخالف نظر آتی ہے۔ وہاں اس انقلابی تحریک کو جنبش سبز یعنی گرین موومنٹ کا نام دیا گیا ہے جس کے سربراہ سید حسین موسوی ہیں۔ حسین موسوی خمینی صاحب کے ذریعے لاے گے انقلاب کے سرگرم رکن تھے اور خمینی صاحب کے نام نہاد اسلامی انقلاب کو فعال بنانے میں انہوں نے سرگرم کردار ادا کیا تھا مگر موسوی صاحب کا کہنا ہے کہ ہماری جتنی بھی امیدیں اسلامی انقلاب سے تھیں وہ تمام غلط تھیں۔ جس انقلاب کو اسلامی انقلاب کا نام دیا جا رہا تھا وہ دراصل ایک ایران دشمن انقلاب ثابت ہوا ہے۔ خمینی صاحب کے ذریعے لایا گیا انقلاب ایرانیوں کو تباہی کی طرف لے گیا ہے۔ مولویوں نے ایران کو ایک انتہاپسند دہشت گرد ریاست بنا کر پیش کر دیا ہے جو ایران کی ایک بالکل غلط تصویر ہے۔ ہمارے ملک سے برآمد ہونے والے تیل کے پیسے کو اسلحہ خریدنے اور دوسرے ممالک میں فرقہ وارانہ دہشت گردی پھیلانے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ مولویوں کی حکومت نے ہماری معشیت کو تباہ و برباد کر کے ہماری قوم کا مستقبل داو پر لگا دیا ہے۔ ہم چاہتے ہیں ہمارے ملک سے برآمد شدہ تیل کی رقم ہمارے ملک کی فلاح و بہبود پر خرچ ہو۔ ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے نوجوانوں کو بھی آزادی میں سانس لینا نصیب ہو اور ہم سب کو ملاییت سے نجات ملے۔ ہم سب مسلمان ہیں شیعہ ہیں مگر ہم انتہاپسند نہیں ہیں ہم دہشت گرد نہیں ہیں اور ہم اپنی اصلی تصویر دنیا کے سامنے لانا چاہتے ہیں۔ ایرانی اور سعودی حکومت فرقہ وارانہ جنون میں مبتلا ہے اور دنیا کے مختلف مقامات میں ہونے والی فرقہ وارانہ دہشت گردی میں ملوث ہیں۔ ایران اور سعودی عرب کی جانب سے مختلف ممالک میں موجود فرقہ پرست دہشت گرد تنظیموں کو مالی مدد کی جاتی ہے جو سراسر غلط ہے۔ آگے موسوی کہتے ہیں کہ آج دنیا بھر میں ایران کی جانب سے مختلف دہشت گرد تنظیموں کو فرقہ وارانہ دہشت گردیوں کے لیے امداد کی جاتی ہے۔ جن میں لبنان میں حزب اللہ، فلسطین میں حماس اور پاکستان میں بھی کچھ ایسی تنظیمیں موجود ہیں جو ہماری انتہاپسند حکومت کی امداد پر دہشت گردی اور فرقہ واریت پھیلا رہی ہیں۔ اگر ہم کو حکومت میں آنے کا موقع ملا تو تمام دہشت گرد تنظیموں کی پشت پناہی بند کر دی جاے گی اور ایرانی عوام کا سرمایہ ایرانی عوام پر ہی خرچ ہو گا۔

(حوالہ ماہنامہ آزادی فروری ۲۰۱۰)

حقیقت نصیریت

آج کل ایک بہت ہی عجیب رجحان عام ہے۔ جو شخص بھی معصومین کی شان بیان کرے، جو بھی محمدؐ و آل محمدؐ کے حقیقی فضایل بیان کرے اس کو مجتہد پرست مولوی پرست ٹولہ نصیری ہونے کے لقب سے نواز دیتا ہے۔ جہالت یہ ہے کہ دوسروں کو نصیری ہونے کے القاب بانٹنے والے یہ بھی نہیں جانتے کہ نصیری کہتے کسے ہیں اور نصیریوں کا ایمان کیا ہوتا ہے۔ میں یہاں پر نصیریت کے بارے میں چند حقیقتیں سامنے رکھنا چاہتا ہوں تا کہ کل کو کوئی بدنسل اور بدبخت شخص کسی پر بھی نصیری ہونے کا فتوا لگانے سے پہلے ایک بار سوچے ضرور۔

آغا مہدی طباطبائی اپنی کتاب مناقب اہلبیتؑ میں نصیریوں کی تاریخ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ نصیری وہ گروہ تھا جو مولا علیؑ کو خدا مانتے تھے اور رسول ﷺ اور قران کا انکار کرتے تھے۔ نصیریوں کا ایمان تھا کہ علیؑ خدا ہیں مگر رسول اللہ ﷺ کا وہ رتبہ نہیں ہے جو علیؑ کا ہے۔ اسی بات پر مولا علیؑ نے نصیریوں کو قتل کیا تھا اور قتل کرنے سے پہلے کہا تھا کہ تمہارے دل میں جو میری عزت ہے تمہارے دل میں جو میرا مقام ہے اگر تم نے وہی عزت اور مقام میرے بھائی محمد ﷺ کو بھی دیا ہوتا تو تم سے بڑا مومن کوئی نہ ہوتا۔ یعنی نصیری کا جرم علیؑ کو خدا کہنا نہیں تھا بلکہ محمدؐ و آل محمدؐ کا انکار تھا۔ اگر نصیری کا جو ایمان علیؑ کے بارے میں تھا وہی ۱۴ معصومین کے بارے میں بھی ہوتا تو نصیری سے بڑا مومن کوئی نہ ہوتا۔

آج بھی دنیا میں بہت سے ممالک میں نصیری موجود ہیں۔ نصیری نہ قران کو مانتے ہیں، نہ رسولؐ و آل رسولؐ کو مانتے ہیں، نہ مجلس و عزاداری پر ایمان رکھتے ہیں، نہ نماز و روزے کے قایل ہوتے ہیں نہ نصیریوں کا مولا علیؑ کی شہادت پر ایمان ہوتا ہے نصیری صرف مولا علیؑ کو خدا مانتے ہیں اور بس اتنا ہی ایمان ہوتا ہے ان کا۔ نصیریت کے عقاید جاننے کے لیے نصیریوں کی مذہبی کتاب قصبہ نصیریہ کا مطالعہ کیا جا سکتا ہے جو عراق و ایران میں موجود بڑی تعداد میں نصیریوں کے لیے شایع ہوتی رہتی ہے۔ اس کتاب میں نصیری مذہب کے عقاید و قواید کو واضح طور پر بیان کیا گیا ہے۔ جس کسی کو بھی نصیری مذہب میں دلچسپی ہے وہ اس کتاب کا مطالعہ کر سکتا ہے۔

اگر ہمارے ملک میں دیکھا جاے تو کوئی نصیری موجود ہی نہیں ہے۔ جن افراد کو یہاں نصیری ہونے کے لقب سے نوازا جاتا ہے وہ رسولؐ پر بھی ایمان رکھتے ہیں، قران کو بھی مانتے ہیں، معصومین کو بھی دل و جان سے مانتے ہیں، مجلس و عزاداری کو بھی واجب سمجھتے ہیں۔ اور در اصل یہی وہ افراد ہیں جو صحیح معنوں میں مومن ہیں کیونکہ یہ معصومینؑ کو ویسا مانتے ہیں جیسا ماننے جانے کا حق بنتا ہے۔

ہر مومن کا یہ عقیدہ ہونا چاہیے کہ محمدؐ و آل محمدؐ ہی رب برحق ہیں، وہی خالق ہیں، وہی رازق ہیں، وہی مالک ہیں، وہی رہبر و رہنما ہیں اور محمدؐ و آل محمدؐ ہی اللہ کا مجسم ظہور ہیں۔ یہ عقیدہ ہی صحیح مومن کی پہچان ہے۔

مولا علیؑ نے فرمایا: میں خدا کے وجود کی واحد دلیل ہوں۔

معصومینؑ کی شان میں ہو رہی گستاخی اور مسلمانوں کی خاموشی

یہاں میں ایک بہت اہم مسئلہ پر مومنین کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ جیسا کہ آپ سب واقف ہیں کہ جب بھی مغربی ممالک میں رسول پاک ﷺ کے خاکے وغیرہ بنائے جاتے ہیں تو پورا عالم اسلام سراپا احتجاج بن جاتا ہے۔اور احتجاج کرنا بھی چاہیے کیونکہ محمدؐ و آل محمدؐ کی شان میں کی گئی گستاخی ہمارے لیے ناقابل قبول ہے۔احترام محمدؐ و آل محمدؐ ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔مگر افسوس ہوتا ہے یہ دیکھ کر کہ مغرب کی جانب سے رسول اللہ ﷺ کے خاکے بنائے جانے کے خلاف احتجاج کرنے والے مسلمان اس وقت بالکل خاموش ہو جاتے ہیں جب مسلمان ممالک میں مسلمانوں کے ہی ہاتھوں محمدؐ و آل محمدؐ کی شان میں گستاخیاں کی جاتی ہیں اور ان کو کارٹون کی شکل میں پیش کیا جاتا ہے۔مصر اور شام میں رسول اللہ ﷺ اور ان کی حیات اقدس پر کئی کارٹون موویز بن چکی ہیں جن میں رسول اللہ ﷺ آل رسولؑ اور اصحاب کو کارٹون کی شکل میں دیکھایا گیا ہے۔ مگر امت مسلمہ خاموش ہے اور صرف خاموش ہی نہیں ہے بلکہ مسلمانوں کے بدنسل اور بدبخت مولوی ان کارٹونوں کو جایز ہونے کا فتوا بھی سادر کر چکے ہیں۔

دوسری طرف ایران اور عراق ہیں جہاں کربلا کے واقعے پر لاتعداد کارٹون موویز بن چکی ہیں جن میں پاک ہستیوںؑ کو کارٹون کی شکل میں پیش کرنے کی گستاخی کی گئی ہے مگر ہماری ملت جعفریہ بھی خاموش تماشائی بنی بیٹھی ہے اور کسی میں اتنی غیرت بھی نہیں پائی جاتی کے ان کارٹونوں کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرے۔اس پر سونے پے سہاگہ یہ کہ بدنسل مجتہدوں خامنہ ای اور سیستانی نے ان کارٹون مووِیز کو جایز اور ضروری ہونے کا فتوا بھی جاری کیا ہوا ہے۔

لعنت ہے ان تمام فتوا باز خمس خور مجتہدوں پر جو شان معصومینؑ میں گستاخی کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتے۔

ایک اور گستاخی کا پہلو جو دیکھنے میں آتا ہے وہ یہ ہے کہ ایران، عراق اور شام میں عجیب و غریب خیالی تصاویر بنائی جاتی ہیں اور ان کو معصومینؑ سے منسوب کر دیا جاتا ہے۔لعنت ہو ایسے تمام افراد پر جو معصومینؑ کو بشری تصاویر میں محدود کرتے ہیں اور ان کو بشر ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ محمدؐ و آل محمدؐ تو بشریت کے خالق ہیں محمدؐ و آل محمدؐ تو انوار کے خالق ہیں ان کا بشریت اور انسانی شکل و صورت سے کیا تعلق؟

ہم ان تمام افراد کی مذمت کرتے ہیں جو محمدؐ و آل محمدؐ کی تصاویر بناتے ہیں یا ان کو کسی کارٹون کی شکل میں پیش کرتے ہیں۔

لعنت کے حق دار ہیں وہ تمام ملا مفتی اور مجتہد جو ان تصاویر اور کارٹونز کو جایز قرار دیتے ہیں۔

(معصومینؑ کے حوالے سے بنائے گئے تمام کارٹون مووِیز، تصاویر اور ان کے حوالے سے مجتہدوں کے فتاوا انٹرنیٹ پر اور مختلف آڈیو ویڈیو لائبریریز میں موجود ہیں۔جو بھی ملاحضہ کرنا چاہے کر سکتا ہے۔)

عالم کون ؟

ہمارے مذہب میں علمائے حق کو بے حد بلند و بالا مقام حاصل ہے اور کوئی بھی ایرہ غیرہ شخص ہمارے مذہب میں عالم کے درجے پر فائض نہیں ہو سکتا۔ اس امر کے لیے معصومینؑ نے کچھ شرایط مختص کی ہیں اور ان ہی شرایط پر پورا اتر کے کوئی شخص عالم کے درجے پر فائض ہو سکتا ہے۔

مولا علیؑ فرماتے ہیں اپنا عالم اس کو بناو جو شیعہ ہو، خدا پر مکمل ایمان رکھتا ہو، تمام اماموں اور معصومین پر ایمان کامل رکھتا ہو، حلالی ہو، سچا ہو، ایماندار ہو، جس نے کبھی بھی کسی کا حق غصب نہ کیا ہو، کردار کا پاک ہو، دل میں خوف خدا رکھتا ہو، عادل ہو، صرف قران اور حدیث کی روشنی میں فیصلے دیتا ہو اور اس کے دل میں ذرا بھی دولت سے پیار نہ ہو۔ اگر کسی میں یہ تمام خوبیاں پائی جاتی ہیں تو وہ تمہارا عالم بننے کے لائق ہے۔

مولا امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں کہ اپنا عالم کسی ایسے شخص کو بناو جس کے دل میں مال و دولت کے لیے ذرہ برابر بھی محبت نہ ہو کیونکہ جو دنیاوی دولت سے محبت رکھتا ہو گا وہ کبھی تمہاری صحیح دینی رہنمائی نہیں کر سکتا۔ (الکافی)

امام حسن عسکریؑ نے فرمایا صحیح عالم وہ ہے جو نفس امارہ کی گندگی سے محفوظ ہو۔ جو اپنی خواہشات نفسانی یعنی نفس کی ہوی و ہوس سے پاک ہو، جو مطیع امر مولاؑ ہو۔ (احتجاج طبرسی)

مولا امام حسن عسکریؑ نے فرمایا جس شخص کو بھی کردار کا برا پاو اس کی طرف سے ہمارا کوئی حکم یا حدیث قبول نہ کرنا اور اس سے گریز کرنا۔

مولا امام محمد باقرؑ نے فرمایا برحق عالم وہ ہے جو تم تک ہماری احادیث پہنچاتا ہے۔ (بحار النوار)

مولا امام جعفر صادقؑ نے فرمایا ہماری غیر موجودگی (غیبت امام) میں ان افراد سے رجوع کرو جو ہماری احادیث تم تک پہنچاتے ہوں۔ وہی تمہارے عالم ہیں۔ (بحار النوار)

مولا امام علی رضاؑ نے ایک عالم کے بارے میں جو شرایط بیان کی ہیں وہ یہ ہیں۔ ایک صحیح اور برحق عالم کی یہ نشانی ہے کہ وہ متقی اور پرہیز گار ہو گا، تمام معصومینؑ پر مکمل ایمان رکھتا ہو گا قران پر اور آخرت پر مکمل ایمان رکھتا ہو گا، خدا کا خوف اس کے دل میں ہو گا، عادل و امین ہو گا، دنیاوی دولت اور عیش و عشرت سے نفرت رکھتا ہو گا، کردار میں سب سے بہتر ہو گا، حق بات کا بر ملا اظہار کرتا ہو گا، منافقت سے کام نہیں لیتا ہو گا، ہمارے دوستوں کا دوست اور دشمنوں کا دشمن ہو گا، اس کا چہرہ نورانی ہو گا، اس کی ہر بات سے عشق محمدؐ و آل محمدؐ چھلکتا ہو گا۔ صرف قران اور ہماری احادیث کی روشنی میں گفتگو کرتا ہو گا، اپنی طرف سے کوئی رائے پیش نہیں کرتا ہو گا جب بھی بات کرتا ہو گا ہماری بات کرتا ہو گا، گناہوں سے دور ہو گا۔ جس شخص میں بھی یہ خصوصیات پائی جایں صرف وہ ہی عالم کہلانے کا حق دار ہے۔ (اقوال رضوی)

(ذرا غور کریں! جن افراد کو آپ عالم کہتے اور مانتے ہیں وہ ان تمام شرایط پر پورا اترتے ہیں؟)

ولایت علیؑ کے حوالے سے مولا امام حسن عسکریؑ کا خطبہ

امام حسن عسکریؑ کی ظاہری زندگی کے آخری ایام میں جب پہلی دفعہ شیعوں میں موجود بیرونی عناصر نے ولایت علیؑ کے خلاف سازشیں شروع کیں اور اذان ،نماز اور کلمے سے علی ولی اللہ کو غیر ضروری کہہ کر خارج کیا جانے لگا تو اس امر کی سختی سے تردید کرتے ہوئے مولا حسن عسکری نے فرمایا:

جس نے ولایت علیؑ پر شک کیا اس نے اللہ کی ذات پر شک کیا۔ جس کسی نے بھی ولایت علیؑ کا انکار کیا اس نے محمد مصطفیٰ ﷺ کی نبوت کا انکار کیا۔ جس نے ولایت علیؑ کو جھٹلایا اس نے اپنے ایمان کو جھٹلایا۔ جس کسی نے بھی کسی بھی مقام پر ولایت علیؑ کا انکار کیا اس نے خدائے قدیم کا انکار کیا۔ جس شخص نے بھی اپنی اذان ،نماز، کلمے یا کسی بھی عبادت سے ولایت علیؑ کو خارج کیا اس نے اللہ اور رسولؐ کو اپنی عبادت سے خارج کیا۔ جس کسی نے بھی علی ولی اللہ کے بغیر کوئی بھی عبادت انجام دی اس نے شیطان کی پرستش کی اور باطل عبادت کی۔ خدا کی قسم ولایت علیؑ کو جھٹلانے والا دنیا اور آخرت میں ذلت و رسوائی کا سامنا کرے گا۔ جو کوئی بھی ولایت علیؑ کے خلاف زبان کھولے گا وہ جہنم میں اپنا گھر تعمیر کرے گا۔ ولایت کا انکار کرنے والے پر جنت حرام ہے۔ جو شخص بھی اپنی زندگی میں ولایت علیؑ سے دور ہوگا روز قیامت بنی امیہ اور بنی عباس کے فاسق و جابر حکمرانوں کے ساتھ اٹھایا جائے گا اور انہی کے جیسے انجام کا شکار ہوگا ۔ جو افراد ولایت علیؑ کے خلاف سازشیں کرتے ہیں اور لوگوں کو ولایت علیؑ کے خلاف بھڑکاتے ہیں اللہ ایسے افراد پر صبح شام لعنت کرتا ہے۔ دنیا میں ہر وہ شخص شیطان کا نمائندہ ہے جو لوگوں کو اقرار ولایت سے روکتا ہے۔ جو کوئی بھی ولایت علیؑ کے خلاف دلایل پیش کرتا ہے وہ اللہ کی نظر میں کافر سے بھی بدتر مقام رکھتا ہے۔

ولایت علیؑ کے منکروں سے دوری اختیار کرو اور اپنے رب کے حضور ہر منکرِ ولایت کے لیے عذاب الٰہی کے خواست گوار ہو اور ہر منکر ولایت کی تباہی کی دعا مانگو۔ کبھی ولایت علیؑ کے منکروں سے ہمدردی نہ کرو چاہے انہیں برے سے برے حالات میں ہی کیوں نہ دیکھو کیونکہ ان سے کی گئی ہمدردی بھی گناہ کبیرہ کے زمرے میں آتی ہے۔

علی ولی اللہ ایمان کی واحد دلیل ہے اور اس کی گواہی دینا لاالہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ کی گواہی دینے سے سے زیادہ ضروری ہے۔

(حوالہ: کتاب تجلی ولایت طبع قم صفحہ ۱۶۲)

مولا امام حسن عسکریؑ نے فرمایا: جو شخص بھی قران اور ہماری احادیث سے ہٹ کر اپنی عقل سے فتوے دیتا ہے وہ شیاطین میں سے ہے۔

شان بی بی فاطمہ (جل جلالہ)

مولا امام علی رضاؑ سے کسی نے بی بی فاطمہ (جل جلالہ) کی شان اور مناقب بیان کرنے کو کہا تو مولا رضاؑ نے فرمایا ہم معصومین کائنات میں سب سے افضل و برتر شخصیات ہیں مگر ہم تمام معصومینؑ سے افضل و برتر فاطمہ (جل جلالہ) ہیں۔ فاطمہ (جل جلالہ) وہ ہستی ہیں کہ جن کے قدموں کی دھول کے صدقے میں تمام انبیا مبعوث ہوے۔ تمام ملایکہ اور اولیا در زہرا (جل جلالہ) کے خادم ہیں تمام کایناتیں بی بی فاطمہ زہرا (جل جلالہ) کے حکم پر خلق ہویں اور جب تک ان کا حکم ہوگا قایم رہیں گی۔ زمین، آسمان، چاند، سورج ستارے، ملایکہ جنات، حیوانات، جمادات سمیت تمام مخلوقات عالم تمام وقت فاطمہ زہرا (جل جلالہ) کی پرستش میں مصروف رہتے ہیں کسی نبی کو تب تک نبوت نہیں ملی جب تک اس نے در زہرا (جل جلالہ) کی جاروب کشی نہ کی ہو۔ فاطمہ (جل جلالہ) ہی حجاب خداوندی ہیں اور خدائی اسرار و رموز سے صرف وہ ہی واقف ہیں۔ فاطمہ (جل جلالہ) کن فیا کن کی خالق اور اس کی مالک ہیں۔

فاطمہ وہ (جل جلالہ) ہستی ہیں جن کا احترام کرنا خود خدا پر بھی واجب ہے اور خدا بھی ان کی تعظیم کرتا ہے۔ ویسے تو محمدؐ اور علیؑ پوری کاینات کا حاکم ہیں، عرش و فرش میں کچھ بھی ان کی مرضی کے بغیر نہیں ہوسکتا مگر خود محمدؐ اور علی بھی بی بی فاطمہ (جل جلالہ) کے حکم کے طابع ہیں۔ یہ بی بی فاطمہ (جل جلالہ) کے لیے باعث فضیلت نہیں ہے کہ وہ علی کی ہمسر یا رسول اللہؐ کی بیٹی ہیں بلکہ یہ علیؑ اور رسول اللہؐ کے لیے باعث فضیلت ہے کہ فاطمہ (جل جلالہ) ان کے ساتھ رشتے میں منسلک ہو کر دنیا میں نازل ہویں۔ جس جس نے بی بی فاطمہ (جل جلالہ) کا دل دکھایا اس نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا دل دکھایا۔ جنہوں نے بی بی فاطمہ (جل جلالہ) کا حق غصب کیا انہوں نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا حق غصب کیا۔ بی بی فاطمہ (جل جلالہ) کے دشمنوں اور ان کا حق غصب کرنے والوں پر لعنت کرنا بہت ہی افضل عبادت ہے اور اس عبادت کا ثواب بے انتہا ہے۔ کیونکہ جب بھی کوئی بی بی فاطمہ (جل جلالہ) کے دشمنوں پر لعنت بھیجتا ہے تو بی بی فاطمہ (جل جلالہ) کے دل کو تسکین پہنچتی ہے اور بی بی فاطمہ (جل جلالہ) اپنے دشمنوں پر لعنت بھیجنے والوں پر اپنا خاص کرم فرماتی ہیں۔ (حوالہ: کتاب خطبات رضوی جلد ۱ صفحہ ۵۲)

امام زین العابدینؑ نے فرمایا: جس کسی سے تم نے زرا بھی علم حاصل کیا ہے تم اس کے قیدی ہو۔ اس کا احترام کرو اور اس سے اونچی آواز میں بات بھی نہ کرو۔

عزادای مولا حسین کے حوالے سے مولا امام جعفر صادقؑ کا خطبہ

عشق حسینؑ میں ماتم کرنا افضل ترین عبادت ہے اور اس کا ثواب بے حساب ہے۔ ماتم حسینؑ ہر واجب عبادت سے زیادہ واجب اور لازم ہے۔ کسی بھی دوسری عبادت کو انجام دینے کے لیے ماتم حسین کو ترک نہ کرنا کیونکہ یہ ہر عبادت سے بہتر و برتر ہے۔

کائناتوں میں کوئی ایسی مخلوق نہیں ہے جو عزاداری حسین کا قیام نہ کرتی ہو۔ ہر مخلوق اپنی اپنی بساط کے مطابق ماتم حسین کو انجام دیتی ہے۔ ماتم حسینؑ ہمارے جد رسول اللہ ﷺ کی خوشنودی اور ہماری مادر گرامی بی بی فاطمہؑ کے دل کی تسکین کا باعث ہوتا ہے۔ جو کوئی بھی خلوص دل سے ماتم حسینؑ برپا کرتا ہے جنت میں اس کے گھر کی ذمہ داری ہم لیتے ہیں۔

دل و جان سے ماتم حسینؑ برپا کرو کیونکہ یہ ماتم حسین ہی تمہاری بقا کا ضامن ہے سفینہ نجات ہے اور یہی تمہاری بخشش کا سبب ہوگا۔ غم حسینؑ روح کی تعمیر کرتا ہے انسان کو انسان بناتا ہے اور انسانی درجات کو بلند کر دیتا ہے۔ حسینؑ کے غم میں رونا اور ماتم کرنا پیغمبروں کی سنت اور ہم معصومینؑ کا شیوہ ہے۔

عشق حسین کی کوئی حد نہیں ہے عشق حسینؑ لامحدود ہے۔ عشق و غم حسینؑ میں اپنے خون کی نذر دینا سب سے عظیم نذر ہے۔ ہر شیعہ کو زندگی میں ایک بار ضرور ماتم حسینؑ میں خون کا نذرانہ دینا چاہیے۔ ماتم حسینؑ میں اپنا خون بہانا عبادتوں کی معراج ہے اور غم حسینؑ میں خلوص نیت سے خون بہانے والوں کا مقام ملائکہ سے بھی بلند ہے۔

کربلا میں شہادت حسینؑ کا مقصد انسانیت کو ایک لامحدود غم دینا تھا اور انسانیت کو عشق محمدؐ آل محمدؐ میں مبتلا کرنا تھا۔ اور ماتم و عزاداری کا قیام ہی مقصد حسین کی کامیابی ہے۔

جو کوئی بھی عزاداری حسینؑ سے روکے، جو شخص بھی ماتم حسینؑ کے خلاف بات کرے جو فرد بھی کسی بھی وجہ سے عزاداری سے دوری اختیار کرے وہ گروہ ظالمین میں سے ہے۔ لعنت بھیجو ہر اس شخص پر جو ماتم حسینؑ، عزاداری حسینؑ سے روکے یا اس پاک عبادت کے خلاف کوئی بھی بات کرے۔ (حوالہ کتاب کائنات کربلا طبع قم صفحہ ۱۱، کتاب مقتل ابو بصیر طبع نجف صفحہ ۲۳۴، کتاب تاریخ عزاداری طبع دہلی صفحہ ۱۴۰)

(نوٹ مولا امام جعفر صادقؑ کے اس خطبے کی روشنی میں ہم حق بجانب ہیں ہر اس شخص پر لعنت بھیجنے پر جو عزاداری سے روکتا ہے بشمول فتوا باز مجتہد خامنہ ای پر جس بد بخت نے خون کے پرسے کے خلاف فتوا دے کر خود کو ظالمین کے گروہ سے ہونے کا ثبوت دیا ہے۔)

مولا امام محمد باقرؑ نے فرمایا: جو بھی اپنی پرستش کرواتا ہے۔ جو بھی انسان ہوتے ہوئے خود کو تم سے برتر ثابت کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ جو کوئی بھی انسان ہوتے ہوئے دوسرے انسان کو اپنے آگے جھکواتا ہے وہ شیاطین میں سے ہے۔۔۔ ایسے افراد سے دوری اختیار کرو یہ ہی افراد ہمارے حق کے غاصب ہیں کیونکہ قابل عزت و تکریم شخصیات صرف ہم معصومین کی ہیں۔

ایرانی اسلامی انقلاب اور اس کا حقیقی پس منظر

آغاے سروش ایران کے صف اول کے دانشور ہیں۔ایران کی نوجوان نسل میں ان کو بہت عزت واحترام سے دیکھا جاتا ہے۔اور ایران میں پیدا ہونے والی حالیہ فضا مین ان کا کردار بہت نمایاں ہے۔سروش تہران یونیورسٹی میں لیکچرار کی حیثیت سے اپنے فرایض انجام دیتے ہیں اور دینی ودنیاوی معملات پر گھری نظر رکھتے ہیں۔حال ہی میں ایرانی انقلاب کے حوالے سے انہوں نے ایک مقالہ لکھا ہے جو کچھ حقایق کو سامنے لاتا ہے۔وہ مقالہ یہاں قارین کی معلومات کے لیے شایع کیا جارہا ہے۔

۱۹۶۰ کی دہایٔ میں جب پہلی بار نیو ورلڈ آرڈر کا فارمولا پیش کیا گیا اور یہودی طاقتوں نے اسلامی قوتوں کے ساتھ مل کر تیل کے مسلے پر بحث شروع کی تو سب سے پہلا متنازعہ موضوع ایران تھا۔یہودیوں کی خواہش تھی کہ تمام تیل پیدا کرنے والے ممالک متحد ہوجایں اور سب متحد ہوکر یہودیوں کے زیر سایہ ایک ہوجایں۔ مگر یہودی اسٹیٹ سعودی عرب ودیگر عرب ممالک کو ایک بات پر اعتراض تھا اور اعتراض کی واحد وجہ شیعت تھی۔وہابی سعودی حکمرانوں کا موقف تھا کہ ہم ہر کسی کے ساتھ اتحاد کرسکتے ہیں مگر کبھی شیعوں کے ساتھ اتحاد نہیں کرسکتے۔شیعہ عقاید،شیعہ نظریہ،شیعہ سوچ وہابی سعودیوں کے لیے نا قابل قبول تھی۔کافی سوچ بچار کے بعد یہودی اور سعودی لابی نے ایک سازش کا جال بنا اور یہودیوں نے سعودیوں کے سامنے ایک نیٔ سوچ رکھی۔یہودیوں نے کہا کہ اگر شیعہ صرف نام کے شیعہ رہ جایں اور ان کے عقاید وہابیوں اور نجدیوں جیسے ہوجایں تو کیسا رہے گا؟ اس سوچ کی تمام سعودی وہابی ممالک نے حمایت کی اور فیصلہ یہ ہوا کہ کچھ زمیر فروش بدنسب طالبعلم جو حوضہ علمیہ قم اور نجف میں زیر تعلیم ہیں اور کوئی خاص تعلیمی معیار نہیں رکھتے ان کو دولت کے دم پر خریدا جاے اور اپنے مقاصد کے لیے استعمال کیا جاے۔طلبہ کے ایک گروہ کو چنا گیا جن میں خمینی صاحب سمیت ۵۰ کے قریب طلبہ شامل تھے۔ان افراد کے سامنے ایک خاص پلان کو رکھا گیا اور بھاری پیانے پر دولت وثروت کے بدلے ان کے ایمان کو خریدا گیا۔ پلان یہ تھا کہ ایرانی عوام کو شیعہ عقاید سے آہستہ آہستہ دور کیا جاے اور وہابی سوچ وفکر کے قریب لایا جاے۔اس ضمن میں اس بات کی بھی تاکید کی گیٔ کہ بظاہر تم لوگ دنیا کے سامنے ہمارے (یہودی سعودی لابی کے) مخالف بنے رہنا۔کیونکہ یہودی اور سعودی طاقتیں یہ جانتی تھیں کے ملت شیعہ کسی بھی ایسے شخص کو اپنا رہنما تسلیم نہیں کرے گی جو یہودیوں اور سعودیوں کا پروردہ ہوگا۔خمینی صاحب اینڈ کمپنی نے بالکل ویسا ہی کیا جیسا ان کے سعودی اور یہودی آقاوں نے کہا تھا۔یہودی وسعودی لابی جانتی تھی کہ ایران عصر حاضر میں شیعت اور بنیادی شیعہ عقاید کا مرکز ہے اور یہاں رونما ہونے والی تبدیلیاں پوری دنیا کے شیعوں کی سوچ کی تبدیلی کا باعث بن سکتی ہے۔

ایرانی قوم ایک مسلمان شیعہ خوش عقیدہ امن پسند قوم تھی۔ اس زمانے میں ایران کا سربراہ رضا شاہ پہلوی تھا جس کو امریکی پشت پناہی ضرور حاصل تھی مگر وہ مذہب پر اور شیعت پر سمجھوتہ کرنے کو تیار نہ تھا۔ اسی وجہ سے یہودیوں نے اس کے اقتدار کے خلاف سازشیں شروع کر دیں۔ ایرانی عوام مذہب شیعہ سے بہت عقیدت رکھتی تھی اور مذہبی پیشواوں کے احترام کو واجب سمجھتی تھی۔ ایرانی عوام کی اس سوچ کو دیکھتے ہوے یہ سازش تیار کی گئ کی وہابی سوچ کے حامل افراد کو مذہبی لبادہ پہنا کر مذہبی پیشوا بنا کر شاہ ایران کے مقابلے پر کھڑا کیا جاے۔ اس ضمن میں خمینی صاحب کو راتوں رات آیت اللہ بنایا گیا (آیت اللہ وحید خراسانی نے اپنی کتاب انقلاب پشیمانی میں باقاعدہ اس امر پر روشنی ڈالی ہے کہ خمینی صاحب نے باقاعدہ تعلیم مکمل نہیں کی تھی اور ان کو دولت اور طاقت کے زور پر راتوں رات آیت اللہ بنا دیا گیا تھا ان کے پاس کوئ آفیشل ڈگری نہیں تھی) یہ سب کچھ اس لیے کیا گیا تا کہ مذہب سے رغبت رکھنے والی ایرانی عوام مذہبی پیشواوں کا ساتھ دے اور شاہ ایران کے خلاف اٹھ کھڑی ہو۔ اور ایسا ہی ہوا جب خمینی صاحب نے یہودیوں کے آشیر باد کے سہارے پہلی بار جب صداے انقلاب بلند کی تو ایرانی عوام نے ان کو شیعہ عقاید کا علمبردار اور شیعہ پیشوا سمجھ کر ان کا ساتھ دیا۔ تب تک خمینی صاحب نے کوئ وہابی سوچ پیش نہیں کی تھی اور دنیا کے سامنے خود کو حقیقی شیعہ ثابت کر رہے تھے۔ مگر جب یہود اور سعود کی زیر سرپرستی نام نہاد اسلامی انقلاب آ گیا تو سب مولویوں کے اصلی چہرے سامنے آنا شروع ہو گے۔ وہابی سعودی حکم پر پہلی بدعت جو کی گئ وہ تھی خمینی کو امام بنانے کی۔ ۱۴۰۰ سال سے شیعہ ۱۲ اماموں پر ایمان رکھتے تھے اور یہ ہی عقیدے کی بنیاد تھا۔ اسی عقیدے کا مذاق اڑانے کے لیے خمینی کو امام بنوایا گیا اور اس کو امام بنوا کر یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئ کہ (نعوذوباللہ) امام کوئ بھی عام انسان ہو سکتا ہے۔ جب پہلی بار خمینی کو امام کے لقب سے نوازا گیا تو ایران میں کچھ افراد نے اس امر پر اعتراض کیا مگر تازہ تازہ انقلابی جذبے کی وجہ سے لوگ زیادہ مذاحمت نہیں کر پاے اور خمینی امام بن بیٹھے۔ اس کے بعد سعودی اور وہابیوں نے شیعہ کلمے میں ترمیم کرنے کا بدترین فیصلہ کیا۔ خمینی کے اشاروں پر تمام ایرانی اخبارات اور جراید میں ایک نیا کلمہ شایع کیا جانے لگا جس کا متن یہ تھا لا الہ الا اللہ محمدؐ رسول اللہ علیؑ ولی اللہ خمینی حجت اللہ (اس کلمے کے ثبوت آج بھی پرانے اخبارات اور رسایل میں موجود ہیں) اس کلمے کے شایع ہوتے ہی ایرانی عوام نے اس کلمے کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا اور ہنگامے پھوٹنے کا خدشہ ہوا تو فوری طور پر اس کلمے کو دبا دیا گیا۔ جب یہودی اور سعودی قوتوں نے دیکھا کہ ایک دم سے ایرانی قوم میں بدعقیدگی کا زہر گھولنا ناممکن ہے تو فیصلہ یہ کیا گیا کہ بدعقیدگی کو سلو پوایزن کی صورت مین ایرانی عوام میں داخل کیا جاے۔ اور آہستہ آہستہ شیعوں کے مذہب میں ترامیم کی جایں۔ اس مقصد کے لیے مولویوں کی کچھ نئ کھیپ سے کام لینے کا سوچا گیا جن میں خامنہ ای، سیستانی، رفسنجانی وغیرہ شامل تھے اور یہ بھی فیصلہ ہوا کہ اب خمینی کو راستے سے ہٹا دیا جاے اس لیے ان کو کچھ عرصے کے لیے ہاوس اریسٹ کیا گیا اور پھر ایک روز زہر دے کر مار دیا گیا۔ مولویوں کی نئ کھیپ عقاید کے معاملے میں خمینی صاحب سے بھی گئ گذری تھی۔ مولویوں کی نئ کھیپ نے خامنہ ای صاحب کی قیادت میں شیعہ عقاید

پر حملے شروع کردیے۔ سب سے پہلے ولایت علیؑ پر حملہ ہوا جو شیعہ مذہب کی بنیاد ہے اور وہابیوں کے لیے نا قابل برداشت ہے۔ اس اقدام کے لیے ان مولویوں نے اپنی اپنی توضیح المسایل اور فتاوا میں ولایت علی کو غیر ضروری اور مستحب لکھ کر علی ولی اللہ کو اذان اور کلمے سے خارج کردیا۔ اس ولایت علی کو غیر ضروری قرار دیا گیا جس کے لیے ہمارے بزرگوں نے اپنی جانیں قربان کی تھیں۔ یہ وہابیوں اور نجدیوں کی سب سے بڑی جیت تھی کہ شیعہ خود ولایت کا انکار کررہے ہیں۔ دوسرا حملہ عزاداری پر کیا گیا عزاداری شیعوں کی شہ رگ ہے اور وہابیوں کے لیے سب سے زیادہ باعث تکلیف ہے اس لیے اس کا خاتمہ بھی ضروری سمجھا گیا اس امر میں خامنہ ای صاحب سے فتوا جاری کرایا گیا کہ خون کا ماتم قمہ زنی زنجیر زنی حرام ہے۔ اس فیصلے پر ایرانی شیعوں کا شدید ردعمل آیا اور ایرانی شیعوں کی اکثریت اسی دن سے حکومت مخالف ہوگئی۔ مگر ان کی آواز کو آج تک بازور طاقت دبایا جاتا ہے۔ اب حال ہی میں شیعہ عقاید پر خامنہ ای کے ذریعے ایک اور حملہ کیا گیا ہے اور دشمنان معصومینؑ پر تبرا کرنے کو غیر ضروری قرار دے دیا ہے۔ وہابیوں کو خوش کرنے کے لیے شیعوں کو ان کے دین سے گمراہ کیا جارہا ہے۔ اس فتوے سے جو حال ہی میں جاری ہوا ہے اس سے ایرانی قوم میں خامنہ ای کے لیے مخالفت اور بڑھ گئی ہے اور میرا تجزیہ یہ ہے کہ ان تاجران عبا و قبا کا منتقی انجام بہت قریب ہے۔ اغیار یہ جان لیں کہ ایران ابولولو فیروز جیسے جوان مردوں کی دھرتی ہے جس نے قاتل بی بی زہراؑ عمر لعنتی کو جہنم رسید کیا تھا۔ ہم ابولولو فیروز کے نقش قدم پر چلتے ہوئے کبھی بھی تبرا سے باز نہیں آیں گے۔ یہ ایرانی دھرتی عظیم عزاداروں اور قمہ زنوں کی دھرتی ہے ہم تا قیامت عزاداری کرتے رہیں گے۔ علی ولی اللہ ہمارا ایمان ہے ہماری پہچان ہے، ہم مرتو سکتے ہیں مگر ولایت سے دست بردار نہیں ہوسکتے۔ دشمنان محمدؐ و آل محمدؐ کل بھی ناکام ہوے تھے آج بھی ناکام ہونگے۔

(بحوالہ ماہنامہ انقلاب سبز، تہران فروری ۲۰۱۱)

مولا امام حسنؑ نے فرمایا: ہماری ماں فاطمہؑ کے قاتلوں پر لعنت بھیجنا بہت برتر عبادت ہے اور ہمارے لیے مسرت کا باعث ہے۔

اس حوالے سے لاہور سے ہمارے دوست شاعر و ذاکر مولا علیؑ جناب بابر علی صاحب نے کیا خوب کہا ہے کہ

غریق جہالت کو تو انسان کہتا ہے
رسالت کو ٹھکرائے کو ذیشان کہتا ہے
پانچ (۵) میں ہے ایمان تین (۳) میں ہے کفر
تو کافروں کو کیسے مسلمان کہتا ہے

چند بندیں ہر فتوا باز خمس خور مجتہد اور مجتہدوں کے تمام مقلدوں کے لیے

تم نہ علیؑ کے مونس ہو نہ محمدؐ کے دوست

تم نہ اسلام کے ثنا خواں نہ مسلمان کے دوست

تم نہ عقیدے کے حامی ہو نہ ایمان کے دوست

تم نہ نماز کے ساتھی ہو نہ قران کے دوست

دین میں شک کے بیج بونے والوں

جہل کی فصل کو حوضوں میں اگانے والوں

علم کے شہر کو اجتہاد سے ڈہانے والوں

فکر کی راہ میں جہالت سجانے والوں

عمامے والوں، مدرسے والوں، فتوے والوں

تم تو سکوں کی لپکتی ہوئی جھنکاروں میں

اپنی ماوں کو اٹھالاتے ہو بازاروں میں

تم نے ہر دور میں عقیدوں پہ کئی وار کیے

دین حق پہ اجتہاد کے کئی کاٹ کیے اپنی جہالت کو چھپانے کے لیے

علم کو تاراج کیا تم نے، مگر تم نہ جیے

علم نے خون ناحق دیا اور نا مرا

علم نے زہر کا پیالہ پیا اور نہ مرا

علم علیؑ کی نماز ہے حسینؑ کا لہو

علم عباس علمدارؑ کے زخمی بازو

علم علی اصغرؑ کی ننھی قبر پر ربابؑ کے آنسو

روز حشر شفاعت کو ترس جائے گا علیؑ کا منکر جہنم میں جھلس جائے گا

بر ہر منکر، مقصر، منافق لعنت بے شمار

چند اقتباسات کتاب عالم آخر سے

سید ہادی نیشاپوری ایران کے جید عالم گزرے ہیں۔ انہوں نے ۸۰ سے زاید کتب لکھیں اور نوجوانوں کی دینی اصلاح کے لیے کئی ہزار دینی درس دیے۔ ان کی کئی کتابیں حوضہ علمی قم اور نجف میں پڑھائی جاتی ہیں۔ سید ہادی ایک سچے عاشق ولایت علیؑ اور عزادار مولا حسینؑ تھے۔ ۹۰ سال کی سن میں انہوں نے ایک رات محمدؐ و آل محمد کی بارگاہ میں دعا مانگی کہ میں نے زندگی بھر آپ کے دین کی خدمت کی ہے آپ کے در کی غلامی کی ہے۔ اب میری زندگی کے آخری ایام ہیں میں چاہتا ہوں کہ مرنے سے پہلے یہ جان پاؤں کے مرنے کے بعد انسان کے ساتھ ہوتا کیا ہے۔ اور روز جزا محبان علیؑ اور منکران علیؑ کے ساتھ کیا کیا ہوگا۔ سید ہادی یہ دعا روزانہ مانگا کرتے تھے۔ سید ہادی اپنی کتاب عالم آخر میں لکھتے ہیں میں یہ دعا روزانہ مانگا کرتا تھا ایک روز جب نماز مغرب کے بعد میں نے یہ دعا مانگی تو مجھ پر غشی سی تاری ہوگئی اور شاید میں سو گیا۔ میں نے خواب کہ عالم میں کوئی آواز سنی آواز نے مجھے کہا کہ اے ہادی تم جاننا چاہتے تھے نہ کہ موت کے بعد انسان کا کیا ہوتا ہے اور سزا و جزا کا معیار کیا ہے۔ تم نے زندگی بھر ہمارے دین کی خدمت کی اس لیے ہم تمہاری اس خواہش کو پورا کر رہے ہیں۔ پھر کچھ دیر خاموشی رہی تھوڑی ہی دیر میں ایک نورانی سے چہرے والے بزرگ میرے پاس آے اور مجھے اپنے ساتھ چلنے کو کہا۔ اس کے بعد سید ہادی لکھتے ہیں میں نے ایک بہت بڑا میدان دیکھا جہاں الگ الگ قطاروں میں لوگ کھڑے ہیں۔ میں نے بزرگ سے سوال کیا یہ کون سی جگہ ہے؟ بزرگ نے کہا یہ اللہ کی عدالت ہے۔ یہی سزا و جزا کی عدالت ہے۔ ہادی لکھتے ہیں میں نے ایک لمبی قطار دیکھی اس قطار میں شامل افراد کو بہت کم سزا مل رہی تھی اور وہ اپنی سزاوں سے مطمئین نظر آرہے تھے اور ان میں کچھ افراد بہت خوش تھے میں نے بزرگ سے دریافت کیا کہ یہ کون لوگ ہیں؟ بزرگ نے کہا یہ غیر مسلم ہیں یہ وہ لوگ ہیں جو دنیا میں علیؑ کے مقام سے ناواقف تھے اور اپنی دنیاوی زندگی میں ولایت علی کا اقرار نہ کرپاے تھے اور انہوں نے کبھی اپنی زندگی میں علی کا انکار کرنے کی غلطی بھی نہیں کی تھی جب ان کو یہاں پر علیؑ کے مقام سے آگاہ کیا گیا اور ولایت علیؑ کے اقرار کا موقع دیا گیا تو یہ سب لوگ بنا چوں و چرا کے مان گے۔ اس لیے ان سب کو صرف اس بات کی سزا دی جارہی ہے کہ انہوں نے زندگی میں علی کی جستجو کیوں نہیں کی اس سزا کو پانے کے بعد ان سب کی بخشش ہوجاے گی۔ ہادی کہتے ہیں میں نے بزرگ سے پوچھا کیا صرف علی ولی اللہ کی گواہی پر کافر جنتی ہوجاے گا؟ کیا اللہ اور رسولؐ کی گواہی ضروری نہیں؟ بزرگ نے جلال کے عالم میں مجھے دیکھا اور کہا کہ علی ولی اللہ ہی نبوت کی تصدیق اور توحید کی واحد دلیل ہے۔ میں نے اپنے اس سوال پر بزرگ سے معافی مانگی اور کہا جناب میں مولوی ہوں اور مولوی ہوتا ہی وہ ہے جو کبھی چپ نہ رہے۔

پھر سید ہادی لکھتے ہیں ہم کچھ آگے گے تو میں نے ایک ٹولہ ایسا دیکھا جو بہت بڑی تعداد میں تھا اور ان لوگوں کو پہلے والے گروہ سے

زیادہ سزایں مل رہی تھیں۔ میں نے بزرگ سے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں؟ بزرگ نے جواب دیا یہ وہ مسلمان ہیں جو اپنی دنیاوی زندگی مین علیؑ کے مقام اور ولایت علیؑ سے نا آشنار ہے مگر انہوں نے اپنی زندگی میں کبھی بھی کسی بھی مقام پر علیؑ کا انکار بھی نہیں کیا تھا۔ اب جب ان سے کہا گیا کہ ولایت علیؑ پر ایمان لے آو تو یہ سب خوش دلی کے ساتھ مان گے ہیں اور ولایت علی پر ایمان لے آے ہیں۔ ان سب کو اس بات کی سخت سزادی جاے گی کہ انہوں نے مسلمان ہوتے ہوے دین میں تحقیق نہیں کی اور ولایت حق کو تلاش نہیں کیا۔ جب کہ ہر مسلمان پر فرض کیا گیا تھا کہ وہ اپنے ماں باپ کے دین پر چلنے کے بجاے دین میں تحقیق کرے۔ اب ان کو سخت سزایں دی جایں گی اور ان سخت سزاوں کے بعد ان کی بخشش ہو جاے گی۔ آگے سید ہادی لکھتے ہیں کہ میں آگے بڑھا تو میں نے دیکھا ایک بہت بڑا ہجوم ہے جس میں عام لوگ بھی موجود ہیں اور کثیر تعداد میں مسلمانوں کے تمام مکاتب فکر کے مولوی بھی اپنے مخصوص لبادوں کے ساتھ موجود ہیں۔ اس ہجوم کا حشر بہت ہی خراب تھا ان کو نا قابل بیان سزایں دی جا رہی تھی اور پورے میدان میں ان کی آہ و بکا کی صدایں بلند تھیں میں نے بزرگ سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں اور ان کا یہ حشر کیوں ہے؟ بزرگ نے کہا یہ وہ شیعہ سنی مسلمان ہیں جو ولایت علیؑ کی اہمیت سے آگاہ تھے ان کو ہر دور میں کسی نہ کسی بندہ خدا نے ولایت علیؑ اور مقام علیؑ سے آگاہ کیا تھا۔ یہ جانتے تھے کہ علیؑ کا درجہ کتنا بلند و بالا ہے یہ جانتے تھے کہ ولایت علیؑ کے اقرار کے بغیر ہر عبادت بے کار ہے ان لوگوں کے سامنے ہر دور میں کوئی نہ کوئی ایسا ضرور تھا جو ان کو حقانیت سے روشناس کراتا تھا مگر یہ ہر بار انکار کرتے رہے یہ ہر بار نہ ماننے کی ضد کرتے رہے ان کو دنیاوی زندگی میں کئی مواقع دیے گے مگر یہ منکر ہی رہے۔ ان کی بخشش نا ممکن ہے۔ خود علی بھی اگر ان کو بخشنا چاہیں گے تو بھی ان کی بخشش نہ ہو پاے گی کیونکہ اللہ اپنے اور رسول ﷺ کے منکر کو تو معاف کر سکتا ہے مگر ولایت علیؑ کے منکر کو معاف کرنا اللہ کے قانون میں نہیں ہے۔ میں نے بزرگ سے کہا جناب یہاں تو بڑی تعداد میں شیعہ مجتہدین مقلدین اور محدثین بھی موجود ہیں یہ کیوں یہاں موجود ہیں؟ بزرگ نے کہا ان کا گناہ سب سے بڑھ کر ہے انہوں نے حق معصومینؑ پر ڈاکہ ڈالا ہے انہوں نے قران اور معصومؑ کا انکار کر کے اپنی عقل کو دین سمجھا اور حقوق معصومینؑ پر قابض ہوے۔ انہوں نے نا جایز خمس کھایا فتوا بازی کی اور لوگوں کو معصومینؑ سے دور کر کے اپنی طرف راغب کیا یہ گناہ کبیرہ گناہوں سے بھی زیادہ کبیر ہیں اور نا قابل معافی ہیں۔ سید ہادی کہتے ہیں میں اور آگے گیا تو میں نے دیکھا کچھ لوگ جن کی تعداد بہت کم ہے وہ آسمان پر بنے ایک عظیم الشان تخت پر بیٹھے ہیں اور کچھ نورانی چہرے والے لوگ ان کی خدمت میں مصروف ہیں۔ میں نے بزرگ سے دریافت کیا کہ یہ کون لوگ ہیں جو اتنی شان و شوکت سے یہاں موجود ہیں اور ان کے چہروں پر کسی بھی قسم کی پشیمانی کا تاثر نہیں ہے؟ بزرگ نے کہا یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے دنیاوی زندگی میں کبھی بھی کسی بھی مقام پر علیؑ کا انکار نہیں کیا، انہوں نے ولایت علیؑ کو اپنا ایمان سمجھا اور محمدؐ و آل محمدؐ کے بتاے راستے پر زندگی گزارتے رہے۔ ان لوگوں نے دین میں کبھی اپنی عقل ناقص استعمال نہیں کی اور صرف قران اور حدیث معصومینؑ کی روشنی میں زندگی بسر کرتے رہے۔ ان

لوگوں نے اپنا سب کچھ معصومینؑ کو سمجھا اور ان سے بڑھ کر کسی کو نہ سمجھا۔ ان افراد نے کبھی مراتب معصومینؑ پر شک نہ کیا اور نہ کبھی کسی حدیث معصومؑ کا انکار کیا اس لیے اللہ نے ان کے تمام دنیاوی گناہوں کو معاف کر دیا ہے اور ان کو بہشت کا حق دار ٹھہرایا ہے۔ جو نورانی چہرے والے لوگ ان کی خدمت کرر ہے ہیں وہ ملایکہ ہیں۔

آخر میں سید ہادی نیشاپوری لکھتے ہیں کہ میں نے بزرگ سے دریافت کیا کہ میں نے جو کچھ آج دیکھا ہے وہ سب دنیا کے سامنے لے آوں؟ تا کہ دنیا کی آنکھیں کھلیں اور دنیا مقصری اور منکری چھوڑ دے ۔ بزرگ نے کہا تم چاہتے ہو تو دنیا کو آگاہ کر دو مگر یہ جان لو کہ دنیا کبھی تمہاری بات نہیں مانے گی کیونکہ ولایت علیؑ پر ایمان لانے کے لیے انسان کا حلالی ہونا بہت ضروری ہے اور آج کی دنیا میں حلالیوں کی بہت کمی ہے۔

اس واقعے کے بعد سید ہادی نے فوری طور پر یہ تمام واقعہ قلمبند کر دیا اور جس روز انہوں نے اس واقعے کو مکمل قلمبند کر لیا اسی روز حالت نماز میں ان کا انتقال ہو گیا۔

پھر بعد میں وہ اپنے بیٹے کے خواب میں آے اور کہا کہ میں یہاں بہت خوش ہوں بس میری دنیاوی زندگی کی آخری کاوش ہے جو باقی رہ گئی تھی ۔ تم میری قلمبندی کی گئی کتاب عالم آخر کو شایع کراو اور اس کو مومنین میں تقسیم کرو تا کہ لوگوں پر حجت تمام ہو سکے۔ اس طرح اس تمام واقعے پر مشتمل کتاب عالم آخر کو ۱۹۹۶ میں مشہد مقدس میں عربی اور فارسی زبان میں شایع کیا گیا۔ اور اس کتاب نے بے پناہ مقبولیت حاصل کی اور آج بھی اس کتاب کو مستند ترین کتب کا درجہ حاصل ہے۔ یہاں ہم نے اس کتاب میں سے کچھ حصے کا انتخاب کر کے اور اردو ترجمہ کر کے قارین کے سامنے پیش کیا ہے مکمل واقعہ پڑھنے کے لیے کتاب عالم آخر کا تفصیل مطالعہ کیا جا سکتا ہے۔

مولا امام موسی کاظمؑ نے فرمایا : ہم حب اللہ ہیں ہم عین اللہ ہیں ہم قلب اللہ ہیں ہم لسان اللہ ہیں ہم آیت اللہ ہیں ہم ید اللہ ہیں یہ صرف ہمارے (معصومینؑ کے) القاب ہیں۔ ہمارے علاوہ کسی کو حق نہیں کہ ان القاب کو اپنے لیے استعمال کرے۔

(نوٹ معصومؑ فرما رہے ہیں آیت اللہ صرف ہم ہیں مگر ہمارے معاشرے میں ہر بد بخت اور بد نسل نجس مولوی نے خود کو آیت اللہ کہلوانہ شروع کر دیا ہے جو سرا سر شرک ہے۔)